Postal Reg No L/P/GDP-1 DEC 2006

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

منصور احمد

شمارہ 43

شرح چندہ

سالانہ 250 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک

10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

2 شوال 1427 ہجری 26 اِخاء 1385 26 / اکتوبر 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 21 / اکتوبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جمعہ کی اہمیت، فرضیت اور برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ (سورہ الفرقان: آیت: ۶۴)

ترجمہ: اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں 'سلام'۔

حدیث نبوی ﷺ

☆ حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی خاطر ایک درجہ تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا یعنی اسکو ایک درجہ بلند کرے گا۔ جس نے عاجزی اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا یہاں تک کہ اسے علّیین میں جگہ دے گا یعنی بہت اونچے مقام پر لے جائیگا اور جس نے اللہ کے مقابل پر ایک درجہ تکبر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ نیچے گرا دے گا یہاں تک کہ اسے اسفل السافلین میں داخل کردے گا۔

(مسند احمد بن حنبل)

☆ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں اپنا سر بلند کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کاٹ دے گا۔ اور جس نے خدا کی خاطر دنیا میں تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف ایک فرشتہ بھجوائے گا جو اسے مجمع میں سے اپنی طرف کھینچ لے گا اور کہے گا کہ اے صالح بندے اللہ تعالیٰ کہتا ہے میری طرف آ، میری طرف آ، کیونکہ تو ان لوگوں میں سے ہے جن کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(کنز العمال ۵۷۴۶)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

''اگر خدا کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دلوں کے پاس تلاش کرو۔ اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے یا تمہارا خاندان کیا ہے بلکہ سوال یہ ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے اپنی بیٹی کو فرمایا کہ اے فاطمہ! خدا تعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا اگر تم کوئی برا کام کروگی تو خدا تعالیٰ تم سے اس واسطے درگذر نہ کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۷۰ الحکم ۷ار جولائی ۱۹۰۳ء)

نیز آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ تو یہ ہے وہ نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ فرمایا اس لئے اگر کسی کے انکسار اور فروتنی اور تحمل اور برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہوسکتا ہے۔ بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کوئی کام بگڑا، مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کردیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کردیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہوگیا تو بس بیچارے خدمتگاروں پر آفت آئی''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۷، ۴۳۸ الحکم ۱۰ر نومبر ۱۹۰۵ء)

رمضان اور آج کی عید ہمیں یہ سبق دے رہے ہیں کہ انسان کیلئے اللہ کی اطاعت کرنا ہی اصل چیز ہے اور اسی کیلئے مومن کو حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے اللہ ہم کو رمضان کے تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے

اللہ کی رضا کی عید حقیقی عید ہے جس کو منانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور یہ عید حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے نتیجہ میں ہی حاصل ہوتی ہے

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 اکتوبر 2006ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم عید الفطر منارہے ہیں یہ عید روزوں کے بعد اسلئے منائی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جو 30 روزے رکھے جاتے ہیں اور ہم نے ان روزوں کی برکت سے جو فیض اٹھایا ہے ان برکتوں کو سمیٹنے کی اللہ تعالیٰ توفیق دے ایک افطار ہم رمضان کے مہینے میں اس وقت کرتے ہیں جب سورج ڈوبنے پر اللہ نے رمضان میں حکم دیا تھا اس دوران زیادہ سے زیادہ روزہ دار نے قرآن پڑھا راتوں کو حتی المقدور اللہ کی عبادت کی اپنے لئے بھی اور اپنے قریبیوں کیلئے اور جماعت کیلئے امت مسلمہ کیلئے دعائیں کرنے کی کوشش کی پھر اس افطار میں پانی کا ایک گھونٹ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت لگتا ہے اس وقت اللہ کی نعمتوں کی قدر بھی آتی ہے روزوں میں ان لوگوں کا احساس ہوتا ہے جن کے معاشی حالات خراب ہوتے ہیں ہر روزہ رکھنے والے سچے احمدی کو کسی نہ کسی دفعہ یہ احساس ضرور ہوا ہوگا اور روزوں کا مقصد بھی یہی ہے کہ انسان کی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ رہے۔

آج اسی خدا کے حکم سے اللہ کی نعمتوں میں سے ہم کھا رہے ہیں اور آج روزہ نہ رکھنا ہی ہمارے لئے ثواب کا باعث بن رہا ہے تو رمضان اور آج کی عید ہمیں یہ سبق دے رہے ہیں کہ انسان کیلئے اللہ کی اطاعت کرنا ہی اصل چیز ہے اور اسی کیلئے مومن کو حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے اللہ ہم کو رمضان کے تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے حقیقی مومن وہی ہے جو ایک باریکی کی طرف قدم اٹھانے کے بعد اس کی طرف بڑھتا جائے اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یہ رمضان محض بے فائدہ اور اس

باقی صفحہ 12 پر دیکھیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

پوپ صاحب کے جواب میں!

---------------((قسط: 1))---------------

ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ اگر کسی نے کسی کا حق مارا ہو تو جب تک وہ اس کا حق ادا نہیں کر دیتا اس کے اپنے ضمیر کے لحاظ سے اس کے گناہ کا بوجھ اُس پر سے کیسے اُتر سکتا ہے اور پھر کسی اور کی قربانی گناہوں کا کفارہ کیونکر ہوسکتی ہے اور عجیب تر بات یہ ہے کہ جس کا حق مارا گیا ہو وہ اس کفارے کے ذریعہ ادائیگی حق کے بغیر کس طرح مطمئن ہوسکتا ہے جب سے حضرت آدم علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں آج تک یہی دنیا کا اصول چلا آرہا ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام اہل دنیا کو اسی اصول پر قائم کرنے کیلئے تشریف لاتے رہے جنہوں نے یہی تعلیم دی کہ انسان کے اپنے ضمیر کے اطمینان کیلئے اور مدمقابل کے اطمینان کیلئے بس یہی گناہوں کا کفارہ ہے کہ حقدار کو اس کا حق ادا کرو نا انصافی ترک کرو ظلم کو خیر باد کہو خدا کی طرف جھکو اور توبہ کرو پس حقیقی توبہ ہی ایک ایسا کفارہ ہے جو گناہوں کو دھو سکتا ہے انسان کو نجات دلا سکتا ہے اور انسان کو خدا کا قرب عطا کر سکتا ہے لیکن بقول عیسائی صاحبوں کے خدا کے حقیقی بیٹے یسوع مسیح صلیب پر چڑھ کر اُن کے گناہوں کا کفارہ ہوگئے ہیں گویا یسوع کے صلیب پر جان دینے اور لہو بہانے سے گناہگاروں کے گناہ دھل گئے اور حقداروں کو ان کا حق مل گیا۔ یہ عجیب فلسفہ ہے اور عجیب سی منطق ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے زمانے تک بھی ایجاد نہیں ہوئی تھی البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد پولوس رسول نے اس کو ایجاد کر کے عیسائیوں کے گلے مڑھ دیا تھا اور جس کو آج تک عیسائی دنیا اپنے گلے کا ڈھول بنا کر پیٹ رہی ہے۔

مذہبی دنیا میں واقعی یہ ایک جدید اور عجیب فلسفہ ہے اور ایک نئی بات ہے جو صرف عیسائیت نے ہی دنیا کے سامنے پیش کی ہے نہ تو عیسائیت سے قبل کسی نے اس کو پیش کیا اور نہ حضرت عیسیٰ کے دو ہزار سال بعد بھی آج تک کسی اور نے اس کو پیش کیا ہے اور غالباً اسی لئے پوپ بینڈکٹ صاحب نے گزشتہ ماہ اپنے آبائی وطن جرمنی میں قیصر مینوئل کے حوالے سے تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ

''مجھے دکھاؤ کہ محمد جو کچھ لائے اس میں نیا کیا تھا''

حقیقت یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مذہب کی بنیادی تعلیم میں تو نیا کچھ بھی پیش نہیں کیا بلکہ اُسی وحدانیت کی تعلیم کو نہایت زور سے اور بادلائل دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام پیش کرتے چلے آئے اور اسی توبہ کا حکم دیا ہے جو آپ سے پہلے دیگر انبیاء حتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دیتے چلے آئے ہیں چنانچہ انجیل میں صاف لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے شیطان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

''اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اسی اکیلے کی بندگی کر''

(متی باب ۴ آیت ۱۰)

اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توبہ کے پانی سے گناہوں کو دھونے کے متعلق یوں فرمایا:۔

''اگر تم توبہ نہ کرو اور چھوٹے لڑکے کی طرح نہ بنو تو آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتے''

(متی باب ۱۸ آیت ۳)

پس حقیقت یہی ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام نے حتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی توحید کے اعتبار سے اور گناہوں کو دھونے کے اعتبار سے یہی ایک بنیادی تعلیم دی ہے لیکن پولوس نے عیسائیت کا سب کچھ بدل کے رکھ دیا اور اسی کو پوپ صاحب فرمارہے ہیں کہ عیسائیت نے تو تثلیث کے اعتبار سے اور خونِ مسیح پر ایمان لاکر گناہوں کا کفارہ ہونے کے لحاظ سے مذہبی دنیا میں سب کچھ نیا ہی نیا پیش کر دیا ہے سب کچھ جدید سے جدید تر کر دیا ہے اسی بناء پر پوپ صاحب کہتے ہیں ہمیں دکھاؤ کہ (حضرت) محمد (ﷺ) دنیا کیلئے نیا کیا لائے ہیں۔

اگر دیکھا جائے تو عیسائیت نے جو یہ جدید فلسفہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس جدیدیت کی سمجھ خود عیسائیوں کو بھی آج تک نہیں آئی ہے ہماری بعض عیسائی پادریوں سے اس سلسلہ میں گفتگو ہوئی ہے جب بھی تثلیث کے عقیدہ کے بارہ میں اُن سے بات ہوتی ہے کہ باپ بیٹا اور روح القدس کس طرح تینوں مل کر ایک اور پھر تینوں الگ الگ بھی ہیں اور اگر تینوں مل کر ایک ہیں تو جب یسوع مسیح بقول عیسائی صاحبان تین دن کیلئے مر گئے تھے تو پھر تو تینوں اکٹھے ہی مر گئے ہوں گے پھر یہ کارخانہ دنیا تین دن تک خدا کے بغیر کس طرح چلتا رہا اور اگر تین روز تک خدا کے بغیر چل سکتا ہے تو پھر ہمیشہ کیلئے کیوں نہیں چل سکتا۔ پھر خدا کی بھلا ضرورت ہی کیا ہے اس جدید فلسفے کا پادری صاحبان کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے اور مجبور ہو کر ایک اور نئی بات کہہ دیتے ہیں کہ ایمان میں عقل کو دخل نہیں ہے کیا خوب ہے کہ عیسائیت میں سب کچھ جدید ہی جدید ہے سب کچھ نیا ہی نیا ہے اس اعتبار سے پوپ صاحب کو یہ کہنے کا حق مل جاتا ہے کہ

''مجھے دکھاؤ کہ محمد جو کچھ لائے اس میں نیا کیا تھا''

عیسائیت نے جو تثلیث کا بے عقلی سے بھرا ہوا نیا فلسفہ پیش کیا ہے اور ایک عاجز انسان کو خدا بنا دیا ہے اس کے متعلق کاسر الصلیب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''واضح ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت کے بارہ میں قرآن کریم میں بغرض رد کرنے خیالات اُن صاحبوں کے جو حضرت موصوف کی نسبت خدا یا ابن اللہ کا اعتقاد رکھتے ہیں یہ آیات موجود ہیں۔ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ كَانَا یَاْكُلَانِ الطَّعَامَ اُنْظُرْ كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ (سیپارہ ۶ رکوع ۱۴)

یعنے مسیح ابن مریم میں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ وہ صرف ایک رسول ہے اور اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں۔ اور یہ کلمہ کہ اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں یہ قیاس استقرائی کے طور پر ایک استدلال لطیف ہے کیونکہ قیاسات کے جمیع اقسام میں سے استقراء کا مرتبہ وہ اعلیٰ شان کا مرتبہ ہے کہ اگر یقینی اور قطعی مرتبہ سے اس کو نظر انداز کر دیا جائے تو دین و دنیا کا تمام سلسلہ بگڑ جاتا ہے اگر ہم غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ حصہ کثیرہ دُنیا کا اور ازمنہ گذشتہ کے واقعات کا ثبوت اسی استقراء کے ذریعہ سے ہوا ہے مثلاً ہم جو اس وقت کہتے ہیں کہ انسان منہ سے کھاتا اور آنکھوں سے دیکھتا اور کانوں سے سنتا اور ناک سے سونگھتا اور زبان سے بولتا ہے اگر کوئی شخص کوئی مقدس کتاب پیش کرے اور اس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ یہ واقعات زمانہ گذشتہ کے متعلق نہیں ہیں بلکہ پہلے زمانہ میں انسان آنکھوں کے ساتھ کھایا کرتا تھا اور کانوں کے ذریعہ سے بولتا تھا۔ اور ناک کے ذریعہ سے دیکھتا تھا ایسا ہی اور باتوں کو بھی بدل دے۔ یا مثلاً کہے کہ کسی زمانہ میں انسان کی آنکھیں دو نہیں ہوتی تھیں بلکہ بیس ہوتی تھیں دس تو سامنے چہرہ میں اور دس پشت پر لگی ہوئی تھیں تو اب ناظرین سوچ سکتے ہیں کہ گو فرض کے طور پر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ ان عجیب تحریروں کا لکھنے والا کوئی مقدس اور راستباز آدمی تھا۔ مگر ہم اس یقینی نتیجہ سے کہاں اور کدھر گریز کر سکتے ہیں جو قیاس استقرائی سے پیدا ہوا ہے۔ میری رائے میں ایسا بزرگ اگر ایک نہیں بلکہ کروڑ سے بھی زیادہ اور قیاس استقرائی سے نتائج قطعیہ یقینیہ کو توڑنا چاہیں تو ہرگز ٹوٹ نہیں سکیں گے ہاں اگر ہم منصف ہوں اور حق پسندی ہمارا شیوہ ہو تو اس حالت میں کہ اس بزرگ کو ہم درحقیقت ایک بزرگ سمجھتے ہیں ہم اس کے الفاظ میں ایسے ایسے کلمات خلاف حقائق مشہودہ محسوسہ کے پاتے ہیں تو ہم اُس کی بزرگی کی خاطر سے صرف عن الظاہر کریں گے اور ایسی تاویل کریں گے جس سے اس بزرگ کی عزت قائم رہ جاوے۔ ورنہ یہ تو ہرگز نہ ہوگا کہ جو حقائق استقراء کے یقینی اور قطعی ذریعہ سے ثابت ہو چکے ہیں وہ ایک روایت دیکھ کر ٹال دیئے جاویں۔ اگر ایسا کسی کا خیال ہو تو یہ بار ثبوت اسکی گردن پر ہے کہ وہ استقراء ثبتہ موجودہ قطعیہ یقینیہ کے برخلاف اس روایت کی تائید اور تصدیق میں کوئی امر پیش کر دیوے مثلاً جو شخص اس بات پر بحث کرتا اور لڑتا جھگڑتا ہے کہ صاحب ضرور پہلے زمانہ میں لوگ زبان کے ساتھ دیکھتے اور ناک کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے تو اس کا ثبوت پیش کرے۔ اور جب تک ایسا ثبوت پیش نہ کرے تب تک ایک مہذب عقلمند کی شان سے بہت بعید ہے کہ ان تحریرات پر بھروسہ کر کے کہ جن کے بصورت صحت بھی بیس بیس معنے ہو سکتے ہیں وہ معنی اختیار کرے جو حقائق ثابت شدہ سے بالکل مغائر اور منافی پڑے ہوئے ہیں مثلاً اگر ایک ڈاکٹر ہی سے اس بات کا تذکرہ ہو کہ سم الفار اور وہ زہر جو تلخ بادام سے تیار کیا جاتا ہے اور بیش یہ تمام زہریں نہیں ہیں اور اگر ان کو دو دو سیر کے قدر بھی انسان کے بچوں کو کھلایا جاوے تو کچھ ہرج نہیں اور اس کا ثبوت یہ دیوے کہ فلاں مقدس کتاب میں ایسا ہی لکھا ہے اور راوی معتبر ہے۔ تو کیا وہ ڈاکٹر صاحب اس مقدس کتاب کا لحاظ کر کے ایک ایسے امر کو چھوڑ دیں گے جو قیاس استقرائی سے ثابت ہو چکا ہے غرض جبکہ قیاس استقرائی دنیا کے حقائق ثابت کرنے کیلئے اول درجہ کا مرتبہ رکھتا ہے تو اسی جہت سے اللہ جلشانہ نے سب سے پہلے قیاس استقرائی کو ہی پیش کیا اور فرمایا قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنی حضرت مسیح علیہ السلام بیشک نبی تھے اور اللہ جلشانہ کے پیارے رسول تھے مگر وہ انسان تھے تم نظر اُٹھا کر دیکھو کہ جب سے یہ سلسلہ تبلیغ اور کلام الٰہی کے نازل کرنے کا شروع ہوا ہے ہمیشہ اور قدیم سے انسان ہی رسالت کا مرتبہ پا کر دُنیا میں آتے رہے ہیں یا کبھی اللہ تعالیٰ کا بیٹا بھی آیا ہے اور خلت کا لفظ اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ جہاں تک تمہاری نظر تاریخی سلسلہ کو دیکھنے کیلئے وفا کر سکتی ہے اور گزشتہ لوگوں کا حال معلوم کر سکتے ہو خوب سوچو اور سمجھو کہ کبھی یہ سلسلہ ٹوٹا بھی ہے۔ کیا تم کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتے ہو جس سے ثابت ہو سکے کہ یہ امر ممکنات میں سے ہے پہلے بھی کبھی کبھی ہوتا ہی آیا ہے سو عقلمند آدمی اس جگہ ذرہ ٹھہر کر اور اللہ جلشانہ کا خوف کر کے دل میں سوچے کہ حادثات کا سلسلہ اس بات کو چاہتا ہے کہ اس کی نظیر بھی کبھی کسی زمانہ میں پائی جاوے۔

ہاں اگر بائبل کے وہ تمام انبیاء اور صلحاء جن کی نسبت بائبل میں بھی الفاظ موجود ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے بیٹے تھے یا خدا تھے حقیقی معنوں پر حمل کر لئے جاویں تو بیشک اس صورت میں ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ خدائے تعالیٰ کی عادت ہے کہ وہ بیٹے بھی بھیجا کرتا ہے بلکہ بیٹے کیا کبھی کبھی بیٹیاں بھی۔ اور بظاہر یہ دلیل تو عمدہ معلوم ہوتی ہے اگر حضرات عیسائی صاحبان اس کو پسند فرماویں اور کوئی اس کو توڑ بھی نہیں سکتا کیونکہ حقیقی غیر حقیقی کا تو وہاں کوئی ذکر ہی نہیں بلکہ بعض کو تو پہلوٹا ہی لکھ دیا۔ ہاں اس صورت میں بیٹوں کی میزان بہت بڑھ جائے گی غرض کہ اللہ جلشانہ نے سب سے پہلے ابطال الوہیت کیلئے بھی دلیل استقرائی پیش کی ہے پھر بعد اس کے ایک اور دلیل پیش کرتا ہے وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ یعنے والدہ حضرت مسیحؑ کی راستباز تھی یہ تو ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیحؑ کو اللہ جلشانہ کا حقیقی بیٹا فرض کر لیا جاوے تو پھر یہ ضروری امر ہے کہ وہ دوسروں کی طرح ایسی والدہ کے اپنے تولد میں محتاج نہ ہوں جو باتفاق

باقی صفحہ 8 پر دیکھیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت کے نہایت ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

آج روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہر احمدی کو دعاؤں کے ذریعہ سے، اپنی عبادتوں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑ کر ان برگزیدوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جو روشن ستاروں کی طرح آسمان پر چمک رہے ہیں۔

(محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ مرحومہ کی علمی خدمات کا تذکرہ اور ان کے لئے دعا کی تحریک)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز۔فرمودہ 8 ستمبر 2006ء بمطابق 8 تبوک 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی نے عرب کے رہنے والے مشرکین کی ایسی کایا پلٹی کہ انہیں ایک خدا کی عبادت کرنے والا اور ہمہ وقت اس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر کرنے والا بنا دیا۔ ان لوگوں نے اپنے آقا و مطاع کی پیروی میں اپنی راتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے گزارنا شروع کر دیا۔ اُن لوگوں نے جہاں اپنے حق میں آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھے۔ وہاں آنحضرت ﷺ کی پیروی میں خود اپنی قبولیت کے نشانات بھی دیکھے۔ اور یہی قبولیت کے نشانات اور اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان تھا جس نے ان کو مزید توکل کرنے والا اور دعاؤں پر یقین کرنے والا بنا دیا اور پھر وہ اُس مقام تک پہنچ گئے جہاں وہ ہر روز اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے دیکھتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی صحبت نے اُنہیں خدا تعالیٰ کی صفات کا فہم و ادراک عطا کیا۔ ان کی عبادتوں نے اللہ تعالیٰ کو ان سے راضی کیا۔ اور وہ اپنے پیارے خدا سے اس طرح راضی ہوئے کہ دنیا کی ہر لالچ کو انہوں نے ٹھوکروں سے اڑا دیا۔ اور وہ لوگ بعد میں آنے والوں کے لئے ہدایت کا باعث بنے۔ اُنہوں نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے یہ سند حاصل کی جس کا ایک روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مَیں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمد! تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہو گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

(مشکوۃ کتاب المناقب الصحابہ صفحہ 554)

پس ان روشن ستاروں نے دنیا کو ہدایت دی۔ ایک دنیا تک اسلام کا پیغام پہنچایا، ایک دنیا کو اپنے پیدا کرنے والے خدا کے قریب کیا، عرب سے باہر کی دنیا میں یہ صحابہ گئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل، ایمان اور دعاؤں سے لوگوں نے اُن کے ہاتھوں سے دنیا میں معجزے عمل میں آتے دیکھے۔ پھر جب بڑی بڑی طاقتوں نے جو ہدایت کی اِن قندیلوں کو بجھانا چاہتی تھیں، جو انہیں ختم کرنے کے درپے تھیں اُن سے ٹکر لی تو اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اور اپنی دعاؤں کی قبولیت دیکھتے ہوئے انہوں نے ان طاقتوں سے مقابلہ کیا تو میدان پر میدان مارتے چلے گئے۔ اس کی ایک دو مثالیں یہاں پیش کرتا ہوں۔

تاریخ میں یہ ذکر ملتا ہے کہ ایران کے خلاف جب جنگ ہوئی تو سب لوگ تستر کے مقام پر جمع ہوئے۔ اور اہل فارس کے سپہ سالار ہرمزان اور ان کی ایرانی افواج اور پہاڑوں پر رہنے والے اہواز کے لشکر خندقوں میں بیٹھے تھے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو ان کی امداد کے لئے بھیجا اور اہل بصرہ پر حاکم بنا دیا۔ اور باقی تمام علاقہ پر ابوسبرہؓ کو مقرر کیا۔ مسلمانوں نے کئی مہینے تک ان کا محاصرہ کئے رکھا، اکثر کو قتل کیا۔ اس محاصرے میں حضرت براء بن مالکؓ جو حضرت انس بن مالکؓ کے بھائی تھے شہید ہو گئے۔ ان کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے سو مرتبہ مبارزت کی تھی اور آخری بار شہید ہو گئے تھے۔ آپ ہی کی طرح مجزاۃ بن ثور اور کعب بن ثور اور اہل کوفہ اور اہل بصرہ میں سے متعدد لوگ شہید ہوئے تھے۔ جنگ تستر کے دوران مشرکین نے ان پر اسّی (80) بار حملہ کیا اور کبھی یہ غالب آتے اور کبھی وہ۔ بہت شدید جنگ ہوتی رہی۔ جب آخری حملہ میں شدید جنگ ہو رہی تھی تو مسلمانوں نے حضرت براءؓ کی خدمت میں عرض کی کہ اے براء بن مالک اپنے رب کو قسم دیں کہ وہ ان کو ہماری خاطر شکست دے دے۔ آپؓ نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ لَنَا وَاسْتَشْهِدْنِيْ کہ اے اللہ ان کو ہماری خاطر شکست دے اور مجھے شہادت عطا فرما۔ (اپنی شہادت کی بھی ساتھ دعا کی) آپؓ مستجاب الدعوات تھے۔ ان کی دعائیں بڑی قبول ہوتی تھیں۔ اس دعا کے بعد مسلمانوں نے دشمنوں کو شکست دی اور ان کو ان کی خندقوں میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا۔ اور پھر حملہ کر کے ان کے شہر میں داخل ہو گئے اور شہر کا احاطہ کر لیا۔

(التاریخ الکامل لابن اثیر جلد 2 صفحہ 368 حالات سنہ ثمان عشرۃ دار الکتاب العربی بیروت 1997ء)

ایک دوسری روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بارے میں آتا ہے، 18 ہجری کا واقعہ ہے۔ نہاوند میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص مسلمانوں کے کمانڈر تھے۔ جراح بن سنان الاسدی نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں ان کے خلاف شکایات بھیجیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں محمد بن مَسلمہ کی ڈیوٹی تھی کہ جو شخص کسی کی شکایت کرتا آپ اس کی تحقیق کیا کرتے تھے۔ وہ سعد کو ساتھ لے کر اہل کوفہ میں گھومے پھرے اور ان سے ان کے بارے میں پوچھتے تھے۔ جس کسی دوست کو بھی انہوں نے پوچھا سب نے اس کی تعریف کی سوائے ان لوگوں کے جو الجراح الاسدی کی طرف مائل ہو چکے تھے وہ خاموش رہے وہ کچھ نہ بولتے تھے اور نہ ہی وہ انہیں کوئی الزام دیتے تھے۔ (یہ جو طریقہ ہے یہ بھی سچ بولنے کے خلاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ڈھکے چھپے الفاظ میں غلط کام کی تائید کی جارہی ہے۔ بہر حال کہتے ہیں کہ) یہاں تک کہ محمد بن مَسلمہ، بنی عبس میں پہنچے اور ان سے پوچھا۔ اسامہ بن قتادہ نے کہا: اللہ گواہ ہے وہ نہ تو برابر تقسیم کرتا ہے اور نہ ہی فیصلہ میں عدل کرتا ہے اور نہ ہی جنگ میں لڑنے جاتا ہے۔ اس پر سعد نے کہا: اے اللہ! اگر اس نے دکھاوے، جھوٹ اور سنی سنائی بات کی ہے تو اس کی نظر اندھی کر دے اور اس کے اہل و عیال کو بڑھا دے، اسے فتنوں میں ڈال۔ پس وہ اندھا ہو گیا۔

اس کی دس بیٹیاں تھیں۔ پھر حضرت سعدؓ نے ان فتنہ پردازوں کے خلاف دعا کی۔ اے اللہ! اگر یہ لوگ شرارت، فخر کے اظہار اور دکھاوے کے لئے نکلے ہیں تو ان پر جنگ مسلط کر۔ (اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ) انہوں نے جنگ کی اور الجراح حضرت حسن بن علیؓ کے حملے کے وقت تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے ہوا، قبیصہ پتھروں سے کچلا گیا اور ارتد تہ تیغ ہوا۔

(التاریخ الکامل لابن اثیر جلد 2 صفحہ 390-391 حالات سنۃ ثمان عشرۃ دارالکتاب العربی بیروت 1997ء)

تو ان صحابہ کی دعاؤں کا یہ اثر ہوتا تھا۔

آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی خوشخبری دی تھی کہ صرف یہی لوگ نہیں جن پر میرے پیار کی نظر ہے جو تیرے ارد گرد روشن ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں، اور دنیا کی ہدایت کا موجب بن رہے ہیں۔ جن کی دعاؤں کو میں تیری وجہ سے قبولیت کا درجہ دیتا ہوں اور دوں گا۔ تیرا چلایا ہوا یہ سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔ بلکہ اے محمد ﷺ میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں۔ کہ ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (الجمعۃ 4) کہ تیری اتباع میں ایک شخص آخرین میں بھی مبعوث ہوگا، جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ لیکن وہ مبعوث ہو کر تیری پیروی کی وجہ سے ان میں بھی ایک روحانی انقلاب پیدا کر دے گا۔ وہ بھی قبولیت دعا کے خارق عادت نشانات دکھائے گا اور اس کے ماننے والے بھی دعا کی قبولیت کے خارق عادت نشانات دکھائیں گے۔

آج ہم آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کی جماعت میں ایسے بہت سے لوگ دیکھتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے نشانات دکھا کر دوسروں کے لئے اتمام حجت یا ہدایت یا ایمان میں زیادتی کا باعث بنایا۔ ایسی چند مثالیں میں پیش کرتا ہوں۔

پہلی مثال مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کی ہے۔ کہتے ہیں، موضع ڈ مدرہ میں جو ہمارے گاؤں سے جانب جنوب ایک کوس کے فاصلہ پر واقع ہے، جب میں تبلیغ کے لئے جاتا تو وہاں کا مُلّاں محمد عالم لوگوں کو میری باتوں کے سننے سے روکتا اور اس فتویٰ کفر کی جو مجھ پر لگایا گیا تھا جا بجا تشہیر کرتا۔ آخر اس نے موضع مذکور کے ایک مضبوط نوجوان جیون خاں نامی کو جس کا گھرانہ جتھے کے لحاظ سے بھی گاؤں کے تمام زمینداروں پر غالب تھا میرے خلاف ایسا بھڑکایا کہ وہ میرے قتل کے درپے ہو گیا اور مجھے پیغام بھجوایا کہ اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو ہمارے گاؤں کا رخ نہ کرنا ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ میں نے جب یہ پیغام سنا تو دعا کے لئے نماز میں کھڑا ہو گیا اور خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا کی۔ تب اللہ تعالیٰ نے جیون خاں اور مُلّاں محمد عالم کے متعلق مجھے الہاماً بتایا کہ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ۔ مَا اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ۔ اس القائے ربانی کے بعد مجھے دوسرے دن ہی اطلاع ملی کہ جیون خاں شدید قولنج میں مبتلا ہو گیا ہے اور مُلّاں محمد عالم ایک بداخلاقی کی بنا پر مسجد کی امامت سے الگ کر دیا گیا ہے۔ پھر قولنج کے دورے کی وجہ سے جیون خاں کی حالت یہاں تک پہنچی کہ چند دنوں کے اندر وہ قوی ہیکل جوان مشت استخوان ہو کر رہ گیا۔ (ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا)۔ اور اس کے گھر والے جب ہر طرح کی چارہ جوئی کر کے اس کی زندگی سے مایوس ہو گئے تو اس نے کہا کہ میرے اندر یہ وہی کلہاڑیاں اور چھریاں چل رہی ہیں جن کے متعلق میں نے میاں غلام رسول راجیکی والوں کو پیغام دیا تھا۔ اگر تم میری زندگی چاہتے ہو تو خدا کے لئے اسے راضی کرو۔ اور میرا گناہ معاف کراؤ ورنہ میرے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ (بہر حال کہتے ہیں) ان کے رشتہ دار میرے پاس ئے۔ اور مُلّاں نے ان کو کافی روکا تھا کہ نہ جاؤ۔ گاؤں کے نمبردار کو ساتھ لے کر ئے۔ اس نے (مولوی صاحب کے متعلق) جواب دیا کہ میاں صاحب اگرچہ ہماری برادری کے آدمی ہیں مگر ان کے گھرانے کی بزرگی کی وجہ سے آج تک ہمارا کوئی فرد اُن کی چارپائی پر بیٹھنے کی جرأت نہیں کرتا۔ میں تو ڈرتا ہوں کہیں اس قسم کی باتوں میں کوئی بے ادبی نہ ہو جائے۔ (بہر حال) آخر کار وہ ہمارے نمبردار کو لے کر مولوی صاحب کے والد صاحب کے پاس گئے۔ (اور کہتے ہیں کہ) میرے چچا میاں علم دین صاحب اور حافظ نظام دین صاحب کے ہمراہ میرے پاس آئے اور سروں سے سب رشتہ داروں نے پگڑیاں اتار کر میرے پاؤں پر رکھ دیں اور چیخیں مار مار کر رونے لگے کہ اب یہ پگڑیاں آپ ہمارے سر پر رکھیں گے تو ہم جائیں گے ورنہ یہ آپ کے قدموں پر دھری ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر میرے والد اور چچا نے سفارش کی کہ ان کو معاف کر دو۔ آخر میں مان کر اپنے بزرگوں کی معیت میں ان کے ساتھ ڈ مدرہ پہنچا۔ جیون خاں نے جب مجھے آتا ہوا دیکھا تو میری توبہ، میری توبہ کہتے ہوئے میرے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔ اور اتنا رویا اور چلایا کہ اس کی گریہ وزاری سے اس کے تمام گھر والوں نے بھی رونا پیٹنا شروع کر دیا۔ اس وقت عجیب بات یہ ہوئی کہ جیون خاں جس کو علاقے کے طبیب لاعلاج سمجھ کر چھوڑ گئے تھے، ہمارے پہنچتے ہی افاقہ محسوس کرنے لگا اور جب تک ہم وہاں بیٹھے رہے وہ آرام سے پڑا رہا۔ مگر جب ہم گاؤں کی طرف واپس جانے لگے تو پھر اس کے درد میں وہی اضافہ ہو گیا۔ اس کے رشتہ داروں نے پھر مجھے بلایا۔ اور کہا کہ آپ یہیں رہیں اور جب تک جیون خاں پوری طرح ٹھیک نہ ہو جائے آپ ہمارے گھر ہی تشریف رکھیں اور اپنے گاؤں نہ جائیں۔ (حضرت مولوی صاحب کہتے ہیں کہ) ادھر محمد عالم اور اس کے ہم نواؤں نے جب میری دوبارہ آمد کی خبر سنی تو جا بجا اس بات کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیا کہ وہ مریض جسے علاقے کے اچھے اچھے طبیب لاعلاج بتا چکے ہیں، اب لب گور پڑا ہوا ہے، یہ مرزائی اسے کیا صحت بخشے گا۔ یہ باتیں جب میرے کانوں میں پہنچیں تو میں نے جوش غیرت کے ساتھ خدا کے حضور جیون خاں کی صحت کے لئے نہایت الحاح اور توجہ کے ساتھ دعا شروع کر دی۔ چنانچہ ابھی ہفتہ عشرہ بھی نہ گزرا تھا کہ جیون خاں کو خدا نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اعجازی برکتوں کی وجہ سے دوبارہ زندگی عطا فرمادی اور وہ بالکل صحت یاب ہو گیا۔ اس کرشمہ قدرت کا ظاہر ہونا تھا کہ اس گاؤں کے علاوہ گرد ونواح کے لوگ حیرت زدہ ہو گئے اور جا بجا اس کا چرچا کرنے لگے کہ آخر مرزا صاحب کوئی بہت بڑی ہستی ہیں جن کے مریدوں کی دعاؤں میں اتنا اثر پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے جلالی اور قہری ہاتھ نے مُلّاں محمد عالم کو پکڑا اور اس کی روسیاہی اور رسوائی کے بعد اسے ایسے بھیانک مرض میں مبتلا کیا کہ اس کے جسم کا آدھا طولانی حصہ بالکل سیاہ ہو گیا اور اسی مرض میں اس جہان سے کوچ کر گیا۔

(ماخوذ از حیات قدسی حصہ اول صفحہ 26 تا 28)

پھر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں کہ موضع جاموں بولا جو ہمارے گاؤں سے جانب شمال دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے وہاں کے اکثر زمیندار ہمارے بزرگوں کے ارادتمند تھے۔ جب انہوں نے جیون خاں ساکن ڈ مدرہ کی بیماری اور معجزانہ صحت یابی کا حال سنا تو ان میں سے خان محمد زمیندار میرے والد صاحب کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا چھوٹا بھائی جان محمد عرصہ سے تپ دق کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ آپ از راہ نوازش میاں غلام رسول صاحب کو فرمائیں کہ وہ کسی وقت ہمارے گھر ٹھہریں اور جان محمد کے لئے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اسے بھی صحت عطا فرمادے۔ چنانچہ ان کی درخواست پر والد صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا۔ میں وہاں چلا گیا وضو کر کے نماز میں اس کے بھائی کے لئے دعا شروع کر دی۔ سلام پھیرتے ہی میں نے اس سے دریافت کیا کہ اب جان محمد کی حالت کیسی ہے۔ گھر والوں نے جواب دیا کہ بخار بالکل اتر گیا ہے اور کچھ بھوک کی حالت بھی محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد چند ہی دنوں کے اندر اس کے کمزور ناتواں جسم میں طاقت آگئی اور چلنے پھرنے لگ گیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ اس نشان کو دیکھ کر اگرچہ ان لوگوں کے اندر احمدیت کے متعلق کچھ حسن ظنی پیدا ہوئی مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلقہ بیعت میں کوئی شخص نہ آیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ اس مریض کو جو صحت دی گئی ہے وہ ان لوگوں پر اتمام حجت کی غرض سے ہے اور اگر انہوں نے احمدیت کو قبول نہ کیا تو یہ مریض اسی شعبان کے مہینے کی اٹھائیسویں تاریخ کی درمیانی شب قبر میں ڈالا جائے گا۔ چنانچہ میں نے بیدار ہوتے ہی قلم اور دوات منگوائی اور یہ الہام الٰہی کاغذ پر لکھا اور اسی گاؤں کے بعض غیر احمدیوں کو دے دیا اور تلقین کی کہ اس پیشگوئی کو تعیین موت کے عرصے سے پہلے ظاہر نہ کریں۔ اس کے بعد میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بارگاہ اقدس میں قادیان چلا آیا اور یہیں رمضان مبارک کا مہینہ گزارا۔ خدا تعالیٰ کی حکمت کہ جب جان محمد بظاہر صحت یاب ہو گیا اور جا بجا اس معجزہ کا چرچا ہونے لگا تو اس مرض نے دوبارہ حملہ کیا اور وہ ٹھیک شعبان کی انیسویں رات (میرا خیال ہے یہ شاید غلطی ہے۔ اٹھائیس یا انیسویں جو بھی رات تھی۔ یا وہاں غلط ہے یا یہاں غلط ہے) اس دنیائے فانی سے کوچ کر گیا۔ اور اس کے مرنے کے بعد جب ان غیر احمدیوں نے میری تحریر لوگوں کے سامنے رکھی تو ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ مگر افسوس ہے کہ پھر بھی ان لوگوں نے احمدیت کو قبول نہ کیا۔

(ماخوذ از حیات قدسی حصہ اول صفحہ 28 تا 30)

نشان دیکھتے ہیں پھر بھی اثر نہیں ہوتا۔

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحبؓ جو سکھ خاندان میں پیدا ہوئے تھے اور پھر حق کی تلاش کرتے ہوئے احمدی ہو گئے۔ احمدی ہونے کے بعد ان کو تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ گو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے لیکن سردار عبدالرحمٰن صاحب کو تبلیغ کی طرف غیر معمولی توجہ تھی۔ اس کی ایک وجہ تھی۔ اس کا ذکر یوں ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ آپ کی بقیہ عمر کی مدت کتنی رہ گئی ہے۔ جب یہ مدت پوری ہونے کے قریب آئی تو ماسٹر صاحب نے اللہ خالق کے حضور دعا کی، بڑے روئے، گڑگڑائے کہ یا الٰہی ابھی تو میرے بچوں کی تعلیم و تربیت مکمل نہیں ہوئی۔ بہت سی ذمہ داریاں میرے سر پر ہیں، میرے سپرد ہیں، میری عمر میں اضافہ فرمایا جائے۔ کہتے ہیں کہ ابھی دو منٹ ہی دعا میں گزرے ہوں گے کہ آپ کو الہام ہوا۔ وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی عمر میں اضافہ کر دیا کرتا ہے جو لوگوں کے لئے نافع وجود بن جائیں۔ اس پر آپ نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کو تبلیغ احمدیت بہت پسند ہے اس لئے آپ نے تبلیغی اشتہارات شائع کئے اور روزانہ تبلیغ کرنے لگے اور پہلی بار جو مدت بتائی گئی تھی اس سے کئی سال زیادہ گزر گئے۔

تو بہر حال جیسا کہ میں نے کہا یہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ اس پر ہر احمدی کو بھی توجہ کرنی چاہئے۔

اپنی قبولیت دعا کے ضمن میں وہ ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ 1908ء میں جب میں سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں زیر تعلیم تھا تو میرے ساتھ ہندو، مسلمان اور چار پانچ عیسائی بھی تھے۔ ایس پی کلاس میں ٹریننگ حاصل کرتے تھے۔ ان میں ایک پٹھان لڑکا یوسف جمال الدین اور ایک مشن سکول کا ہیڈ ماسٹر تھا، پھر عیسائی ہو گیا تھا۔ تو ان عیسائیوں نے مجھے عصرانہ پر بلایا (چائے کی دعوت پر بلایا) اور کہا کہ آپ نے اچھا کیا کہ سکھوں کا مذہب ترک کر کے اسلام اختیار کیا۔ اب ایک قدم اور آگے بڑھائیں اور عیسائی بن جائیں۔ ٹرینڈ ہو کر مسلمان آپ کو کیا تنخواہ دیں گے۔ ہم تو یہاں سے فارغ ہوتے ہی تین تین سو (روپے) پر متعین ہو جائیں گے۔ مسلمانوں سے آپ کو چالیس پچاس روپے ملیں گے، زیادہ سے زیادہ سو روپیہ مل جائے گا۔ تو مَیں نے انہیں کہا کہ مَیں زندہ خدا کا شائق ہوں۔ اگر تم زندہ خدا سے میرا تعلق جوڑ دو تو میں عیسائی ہو جاتا ہوں۔ یوسف جمال الدین نے پوچھا زندہ خدا سے کیا مراد ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا انجیل میں لکھا ہے کہ ’’دروازہ کھٹکھٹاؤ تو کھولا جائے گا‘‘ ’’ڈھونڈو تو خدا کو پاؤ گے‘‘۔ اور قرآن کریم میں بھی لکھا ہے کہ بحالت اضطرار دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ نعمت عیسائیت میں دکھا دو تو مَیں عیسائی ہو جاؤں گا۔ تو کہنے لگے کہ ویدوں میں اور انجیل میں اور قرآن کے بعد وحی الہام کا سلسلہ تو بند ہو گیا ہے، اب الہام نہیں ہو سکتا۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سنتا اور دیکھتا تو ہے لیکن بولتا نہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ جو ذات سنتی اور دیکھتی ہے وہ بول بھی سکتی ہے۔ مَیں نے کہا ابھی مجھے اس مجلس میں الہام ہو گیا ہے۔ (وہاں بیٹھے بیٹھے ہی ماسٹر عبدالرحمن صاحب کو الہام ہو گیا کہ ’’پہلے سوال بتا دیا جائے گا‘‘۔ تو طلباء نے کہا کہ ہم نے تو نہیں سنا۔ اس پر یہ کہتے ہیں کہ مَیں نے انہیں کہا کہ تمہارا خون خراب ہو گیا ہے۔ اسے قادیان سے درست کرالو تو تم کو بھی الہام کی آواز سنائی دے گی۔ کہتے ہیں کہ دوسرے تیسرے دن میں لیٹا تھا۔ تکیہ پر سر رکھتے ہی کشفی حالت طاری ہو گئی اور مجھے ریاضی کا (حساب کا) پرچہ سامنے دکھایا گیا۔ لیکن کہتے ہیں مجھے پہلا سوال ہی یاد رہا۔ امتحانوں میں وہ سوال جو مَیں نے لڑکوں کو بتا دیا تھا وہ آ گیا۔ یہ دیکھ کر باقی جہاں حیرت میں ڈوب گئے، ایک شخص عبدالحمید جو ایم اے تھے اور کسی جگہ کے ہیڈ ماسٹر۔ ٹریننگ کے لئے آئے ہوئے تھے، اور دہریہ تھے، اُن کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ یہ بات سن کے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہو گئے۔ کسی نے کہا یہ اتفاق ہوا ہے۔ آخر بحث چلتی رہی۔ پھر سب نے کہا کوئی اور امر غیب دکھاؤ۔ اس پر مَیں نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ قادر ہے کوئی اور غیب دکھا دے۔ کہتے ہیں کہ انہیں دنوں میں مجھے الہام ہوا ’’بچہ ہے، بچہ ہے، بچی نہیں ہے‘‘۔ یہ کہتے ہیں کہ ان دنوں میرے گھر میں ولادت ہونے والی تھی تو ان لڑکوں نے جو عیسائی ہندو وغیرہ دوسرے غیر احمدی تھے انہوں نے صوفی غلام محمد صاحب کے ذریعہ جو وہاں پڑھتے تھے، ان کی بیوی سے قادیان سے میرے گھر کے حالات پتہ کروائے تو پتہ چلا کہ میرے گھر میں ولادت ہونے والی ہے۔ چنانچہ دو تین ماہ بعد ان کی بیوی کا خط آیا کہ سردار عبدالرحمن صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے ان سب کی دعوت کی اور انہیں کہا کہ اگر تم گرجے یا مندر یا ٹھاکر دوارے میں جا کر پوجا پاٹ کرتے رہو اور وہاں سے کوئی جواب نہ آئے تو سمجھو کہ خدا کی عبادت نہیں کر رہے بلکہ مصنوعی خدا کی خود ساختہ تصویر ہے جس کی عبادت کرتے ہو۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے انہیں کہا کہ اب میری قبولیت دعا کی وجہ سے جو مَیں نے پیشگوئیاں کی تھیں ان کی تحریری شہادت دے دو۔ یوسف خاں اور پیٹر جی ایک عیسائی تھے، وہ بہانے بناتے رہے۔ تو اس پر مَیں نے ان کو کہا کہ اگر گواہی لکھ دو تو پاس ہو جاؤ گے ورنہ فیل ہو جاؤ گے۔ چنانچہ نتیجہ نکلا تو سارے لڑکے پاس تھے اور وہ دونوں فیل تھے۔

حضرت ماسٹر عبدالرحمنؓ صاحب کی قبولیت دعا کے بارے میں مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مبلغ ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری جماعت میں ماسٹر صاحب پڑھا رہے تھے تو ایک خط آنے پر بڑے فکر مند ہو گئے اور ٹہلنے لگے۔ پھر ایک کھڑکی کی طرف منہ کر کے دعا کرنے لگے۔ تو میرے دریافت کرنے پر فرمایا کہ پھر بتاؤں گا۔ ایک مشکل میں پڑ گیا ہوں تم بھی دعا کرو۔ چنانچہ چند گھنٹے کے بعد آپ نے مجھے اپنے دفتر میں بلایا۔ ڈاکیا ایک منی آرڈر لایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ عزیز بشیر احمد کا مونگ رسول سے خط آیا ہے (سردار بشیر احمد ان کے بیٹے تھے جو موننگ میں پڑھتے تھے) کہ آپ نے خرچ نہیں بھیجا مجھے تکلیف ہے۔ اور ماسٹر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے کہیں سے روپیہ کی امید نہیں تھی۔ مَیں نے دعا کی تھی کہ اے اللہ تو رازق ہے بچہ پردیس میں ہے۔ میرے پاس رقم نہیں، تیرے پاس بے انتہا خزانے ہیں تُو کوئی سامان کر دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ سامان کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کے پیسوں کا انتظام ہو گیا۔

(ماخوذ از اصحاب احمد۔ جلد 7 صفحہ 91-92)

قبولیت دعا کے ضمن میں حضرت مولانا شیر علیؓ صاحب کی دعا سے امتحان میں کامیابی کا بھی ایک عجیب ذکر ملتا ہے۔ حافظ عبدالرحمن صاحب بٹالوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولوی شیر علیؓ صاحب کا معمول تھا کہ یونیورسٹی کے امتحانات جب شروع ہوتے تو حضرت مولوی صاحب بلا ناغہ روزانہ تشریف لاتے اور لڑکوں کی معیت میں نہایت الحاح سے دعا فرماتے۔ پھر تمام لڑکے ہال میں داخل ہو جاتے۔ ایک دفعہ مولوی صاحب دعا کر کے آ رہے تھے کہ ہائی سکول کی بورڈنگ کے قریب ملے۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور میری بچی نے ایف اے میں فلاسفی کا امتحان دینا ہے اس کے لئے دعا کریں۔ تو شفقت کا پیکر بغیر کوئی جواب دیئے میرے ساتھ ہو لیا اور دوبارہ ہائی سکول کے برآمدے میں پہنچ کر میری بچی کے لئے لمبی دعا کروائی۔ اور آپ پر خاص رقت کی کیفیت تھی۔ دعا کے بعد فرمایا آپ کی بچی کامیاب ہو گئی ہے۔ چنانچہ وہ فلاسفی میں ضلع گورداسپور بھر میں فرسٹ آئی۔ (سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ صفحہ 234)

یہ عجیب واقعہ ہے جو عبدالمجید صاحب سیال بی اے ایل ایل بی بیان کرتے ہیں کہ 1943ء کا ذکر ہے کہ مجھے میٹرک کے امتحان میں شریک ہونا تھا لیکن پانچ چھ ماہ کا طویل عرصہ بے مصرف گزر جانے کے باعث میری ہمت جواب دے رہی تھی۔ مَیں عجیب قسم کی ذہنی پریشانی میں مبتلا تھا۔ ان دنوں میری رہائش بیت الظفر (کوٹھی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب) میں تھی اور حضرت مولوی صاحب گیسٹ ہاؤس میں ترجمۃ القرآن کا کام کرتے تھے (مولوی صاحب نے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے)۔ حضرت مولوی صاحب کے ساتھ قرابت مہربانی اور تلطف کے تعلق خاص کی وجہ سے ان کو میرے حالات کا خوب علم تھا۔ آپ چاہتے تھے کہ میں میٹرک کے امتحان میں ضرور شریک ہوں۔ چنانچہ آپ کے ہمت دلانے پر مَیں نے لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ بھیج دیا۔ آپ نے مجھے تاکید فرمائی کہ جب پہلا پرچہ ہو جائے تو مجھے بتانا کہ کیسا ہوا ہے۔ مَیں انشاء اللہ دعا کروں گا تم بغیر کسی فکر کے دل جمعی کے ساتھ امتحان دیتے جاؤ۔ جب میں انگلش کا پرچہ دے کر آیا۔ تو نہایت مایوسی کے لہجہ میں حضرت مولوی صاحب سے ذکر کیا کہ صرف دو چار نمبر کا پرچہ کر سکا ہوں۔ آپ اس وقت اپنے گھر کے چبوترے پر تشریف فرما تھے۔ میری کارگزاری سن کر مسکرائے اور فرمایا مَیں نے تمہارے لئے خاص دعا کی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ مجید کو کہو کہ پرچوں پر رول نمبر تو لکھ آئے باقی ذمہ داری ہم لے لیں گے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ جب تک نتیجہ نہ نکلے اس بات کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ کہتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ میرے تمام پرچے نہایت خراب ہوئے تھے جن میں سے کسی ایک میں بھی کامیابی کی امید نہ تھی۔ لیکن میری حیرانی کی حد نہ رہی جب میٹرک کا نتیجہ نکلا تو مَیں 444 نمبر لے کر سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہو گیا۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ صفحہ 253-254)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ ہی فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کو مجھ پر ابتداء میں حسن ظن تھا۔ بلکہ قبولیت دعا کے واقعات دیکھ کر ان کی اہلیہ صاحبہ جو شیعہ مذہب رکھتی تھیں ان کو بھی حسن ظن ہو گیا تھا اور اکثر دعا کے لئے کہتی تھیں۔ ایک دفعہ ان کا چھوٹا لڑکا بشیر حسین عمر چھ سات سال سخت بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب خود بھی توجہ سے اس کا علاج کرتے تھے اور دوسرے ماہر طبیبوں سے بھی اس کے علاج کا مشورہ کرتے تھے۔ لیکن بچے کی بیماری دن بدن بڑھتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ایک دن اس کی حالت اس قدر نازک ہو گئی کہ ڈاکٹر صاحب اس کی صحت سے بالکل مایوس ہو گئے۔ اور یہ دیکھتے ہوئے کہ اس کا وقت نزع آ چکا ہے گورکنوں کو قبر کھودنے کے لئے کہنے کے واسطے اور دوسرے انتظامات کے لئے باہر چلے گئے۔ اس نازک حالت میں ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ نے بڑے عجز وانکسار سے اور چشم اشکبار سے (روتے ہوئے) مجھے بچہ کے لئے دعا کے واسطے کہا۔ مَیں ان کے الحاح اور عاجزی سے بہت متاثر ہوا۔ اور مَیں نے یہ پوچھا کہ رونے کی آواز کہاں سے آ رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بعض رشتہ دار عورتیں اندر بشیر کی مایوس کن حالت کے پیش نظر اظہار غم و الم کر رہی ہیں۔ مَیں نے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ آپ سب بشیر کی چارپائی کے پاس سے دوسرے کمرے میں چلی جائیں اور بجائے رونے کے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا میں لگ جائیں اور بشیر حسین کی چارپائی کے پاس جائے نماز بچھا دی جائے تا مَیں دعا میں اور نماز میں مشغول ہو جاؤں تو بشیر حسین کی والدہ نے اس کی تعمیل کی۔ کہتے ہیں کہ مجھے اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا بیان فرمودہ قبولیت دعا کا گر یاد آ گیا اور کمرے سے باہر نکل کر کیلیانوالی سڑک کے کنارے جا کھڑا ہوا۔ اور ضعیف اور بوڑھی غریب عورت کو جو وہاں سے گزر رہی تھی آواز دے کر بلایا۔ اس کی جھولی میں روپیہ ڈالتے ہوئے اسے صدقہ کو قبول کرنے اور مریض کے لئے جن کے واسطے صدقہ دیا تھا دعا کرنے کے لئے درخواست کی۔ اس کے بعد مَیں فوراً مریض کے کمرے میں واپس آ کر نماز و دعا میں مشغول ہو گیا۔ اور سورہ فاتحہ کے لفظ لفظ کو خدا تعالیٰ کی خاص توفیق سے حصول شفا کے لئے رقت اور تضرع سے پڑھا۔ اس وقت میری آنکھیں اشکبار اور دل رقت اور جوش سے بھرا ہوا تھا اور ساتھ ساتھ ہی مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی شانِ کریمانہ کا جلوہ ضرور دکھائے گا۔ کہتے ہیں کہ پہلی رکعت میں مَیں نے سورہ یٰسین پڑھی اور رکوع و سجود میں بھی دعا کرتا رہا۔ جب میں ابھی سجدے میں ہی تھا کہ بشیر حسین چارپائی پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ میرے شاہ جی کہاں ہیں؟۔ میری ماں کہاں ہے؟ مَیں نے اس کی آواز سے سمجھ لیا کہ دعا کا تیر نشانے پر لگ چکا ہے۔ اور باقی نماز اختصار سے پڑھ کر سلام پھیرا۔ مَیں نے بشیر حسین سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ اس نے کہا مَیں نے پانی پینا ہے۔ اتنے میں بشیر کی والدہ آئیں اور مجھے باہر سے ہی کہنے لگیں کہ مولوی صاحب آپ کس سے باتیں کر رہے تھے۔ مَیں نے کہا کہ اندر آئیں۔ اور جب وہ پردہ

کر کے کمرے میں آئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ عزیز بشیر چار پائی پر بیٹھا ہے۔ اور پانی مانگ رہا ہے۔ تب انہوں نے اللہ کا بہت شکر کیا اور بچے کو پانی پلایا۔ (ماخوذ از حیات قدسی جلد پنجم صفحہ 31-32)

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ کے بارے میں بابا اندر صاحب جوان کے ملازم تھے وہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ شاہ صاحب گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے دائیں کلائی ٹوٹ جانے کی وجہ سے بیمار تھے۔ کورٹ سے بار بار سمن آتے تھے۔ (کسی گواہی کے لئے آتے ہوں گے) ڈپٹی کیشو داس کی عدالت میں مقدمہ تھا شہادت کے لئے حاضر ہونا تھا۔ تو مجسٹریٹ نے یہ سمجھ کر کہ آپ عمداً حاضری سے گریز کر رہے ہیں۔ سول سرجن سیالکوٹ کی معرفت حاضری کا حکم نامہ بھجوایا اور ناراضگی کا اظہار کیا۔ سول سرجن کے تاکیدی حکم پر آپ کو مجبوراً حاضر ہونا پڑا۔ عدالت سے باہر مجسٹریٹ پاس سے گزرا۔ (آپ کھڑے تھے وہ قریب سے گزرا) اس کی نیت سے غصہ ظاہر ہوتا تھا (اس کی حالت سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا) آپ نے مجھے کہا کہ ڈپٹی صاحب خفا معلوم ہوتے ہیں۔ خوف ہے کہ مجھ پر ناپسندیدہ جرح کر کے میری خفت نہ کریں (یعنی وہ بلاوجہ مجھے طنزیہ فقروں سے شرمندہ کرنے کی کوشش نہ کرے)۔ اس لئے وضو کے لئے پانی لاؤ تا کہ عدالت کی طرف سے آواز پڑنے سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرلوں۔ چنانچہ آپ نے نہایت خشوع وخضوع سے نفل ادا کئے۔ آپ کمرہ عدالت میں داخل ہوئے تو مجسٹریٹ نے اپنا سر پکڑ لیا اور ریڈر کو کہا میرے سر میں شدید درد شروع ہو گیا ہے۔ میں پچھلے کمرے میں آرام کرتا ہوں تم ڈاکٹر صاحب کی شہادت قلمبند کرلو۔ ڈاکٹر صاحب کی شہادت پر ریڈر دستخط کرانے گیا تو مجسٹریٹ نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب کے خرچے کا کاغذ بھی تیار کرلو اور کمرہ عدالت میں آکر دونوں پر دستخط کر دیئے۔ اور خرچہ دلا کر جانے کی اجازت دے دی۔ باہر آکر ڈاکٹر صاحب نے مجھے کہا اندر! دیکھا اسلام کا خدا، اس کی نصرت اور معجزات کیا عجیب شان رکھتے ہیں۔

(از تابعین احمد جلد سوم بار سوم صفحہ 15-16)

ڈاکٹر صاحبؓ کے بارے میں ہی ایک اور روایت ہے۔ یہ انہی بابا اندر کی ہے کہ آپ اکثر دعا کرتے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر حبیب اللہ شاہ انڈین میڈیکل سروس میں آجائے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ایسی ترقی کے لئے ولایت میں تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ ہمارا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ سید حبیب اللہ شاہ صاحب نے جنگ عظیم دوئم میں خدمات سرانجام دینے کی درخواست دے دی اور ان کو ملازمت میں لے لیا گیا۔ جب آپ والد صاحب کی ملاقات کے لئے آئے۔ تو پوچھنے پر بتایا کہ کندھوں پر کراؤن، آئی ایم ایس ہو جانے کی وجہ سے ہیں۔ تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو! میرے بیٹے کو میرے خدا نے آئی ایم ایس کر دیا اور میری دعا قبول کر لی۔ (از تابعین احمد جلد سوم بار سوم صفحہ 16)

ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ کے بارے میں مشہور تھا کہ آپ دوا کے ساتھ دعا بھی کرتے ہیں۔ حکیم محمد امین صاحب نے لکھا ہے کہ ایک احمدی لڑکی کی تدفین کے موقع پر ایک غیر احمدی معمر دوست ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کو بہت دعائیں دینے لگے۔ انہوں نے بتایا کہ آس پاس کی احمدی جماعتوں کے قیام میں ڈاکٹر صاحب کی کوششوں کا اہم حصہ ہے۔ آپ بہت بزرگ اور تہجد گزار تھے۔ ہر جمعہ کے روز آپ ایک قربانی کر کے تقسیم کرتے تھے۔ مریض دُور دُور سے علاج کے لئے آتے تھے کیونکہ مشہور تھا کہ آپ دوا کے ساتھ جو دعا کرتے ہیں اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے۔ (از تابعین احمد جلد سوم بار سوم صفحہ 15)

آج بھی یہی نمونہ ہمارے احمدی ڈاکٹر دکھاتے ہیں اور دکھانا بھی چاہئے کیونکہ شافی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لئے اس شافی خدا سے ہمیشہ چمٹے رہنا چاہئے۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: فیضان ایزدی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت راشدہ کے طفیل اور تبلیغ احمدیت کی برکت سے میرے اندر ایک ایسی روحانی کیفیت پیدا کر دی تھی کہ بعض اوقات جو کلمہ بھی میں منہ سے نکالتا تھا اور مریضوں اور حاجتمندوں کے لئے دعا کرتا تھا مولا کریم اسی وقت میرے معروضات کو شرف قبولیت بخش کر لوگوں کی مشکل کشائی فرما دیتا تھا۔ چنانچہ ایک موقع پر جب میں موضع سعد اللہ پور گیا۔ تو میں نے چوہدری اللہ داد صاحب کو، جو چوہدری عبداللہ خاں صاحب نمبردار کے برادر زادہ تھے اور ابھی احمدیت سے مشرف نہ ہوئے تھے، مسجد کی دیوار کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ بے طرح دمہ کے شدید دورہ میں مبتلا تھے اور سخت تکلیف کی وجہ سے نڈھال ہو رہے تھے۔ میں نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ مجھے 25 سال سے پرانا دمہ ہے جس کی وجہ سے زندگی دوبھر ہو گئی ہے۔ میں نے علاج معالجہ کی نسبت پوچھا تو انہوں نے کہا کہ دُور دُور کے قابل طبیبوں اور ڈاکٹروں سے علاج کروا چکا ہوں مگر انہوں نے اس بیماری کو موروثی اور مزمن ہونے کی وجہ سے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ اسی لئے اب میں اس کے علاج سے مایوس ہو چکا ہوں۔ میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی بیماری کو لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ کے فرمان سے لاعلاج قرار نہیں دیا۔ آپ اسے لاعلاج سمجھ کر مایوس کیوں ہوتے ہیں؟۔ کہنے لگے اب مایوسی کے سوا اور کیا چارہ ہے۔ میں نے کہا ہمارا خدا تو ﴿فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ﴾ ہے اس نے فرمایا ہے کہ ﴿لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ﴾ یعنی یاس اور کفر تو اکٹھے ہو سکتے ہیں لیکن ایمان اور یاس اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے آپ ناامید نہ ہوں اور ابھی پیالے میں تھوڑا سا پانی منگوائیں۔ میں آپ کو دم کر دیتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسی وقت پانی منگوایا اور میں نے اللہ تعالیٰ کی صفت شافی سے استفادہ کرتے ہوئے اتنی توجہ سے اس پانی پر دم کیا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی اس صفت کے فیوض سورج کی کرنوں کی طرح اس پانی میں برستے ہوئے نظر آئے۔ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ اب یہ پانی افضال ایزدی اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی برکت سے مجسم شفا بن چکا ہے۔ چنانچہ جب میں نے یہ پانی چوہدری اللہ داد صاحب کو پلایا تو آن کی آن میں دمہ کا دورہ رُک گیا۔ اور پھر اس کے بعد کبھی انہیں یہ عارضہ نہیں ہوا۔ حالانکہ اس واقعہ کے بعد چوہدری صاحب قریباً 15-16 سال تک زندہ رہے۔ اور اس قسم کے نشانات سے اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب موصوف کو احمدیت بھی نصیب فرمائی اور آپ خدا کے فضل سے مخلص اور احمدی مبلغ بن گئے۔ (از حیات قدسی حصہ اول صفحہ 49 تا 51)

مولوی عبدالقادر صاحب، مولوی محب الرحمٰن صاحب کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آخری عمر میں آپ بہت بیمار ہوئے۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ پھیپھڑے بالکل گل چکے ہیں۔ چند یوم کے مہمان ہیں۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ ایک دن خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ آیا ہے۔ اس نے آپ کا سینہ چاک کیا۔ پھیپھڑے نکال کر دکھائے جو بالکل گل سڑ چکے تھے۔ پھر ان کو پھینک دیا اور ان کی بجائے صحیح وسالم پھیپھڑے رکھ دیئے۔ اس رؤیا کے بعد آپ تندرست ہو گئے۔ اور کئی سال عمر پائی۔ اور طبعی موت سے وفات پائی۔ (از تاریخ احمدیت لاہور۔ صفحہ 158)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا واقعہ ہے کہ 1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ قادیان میں لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی۔ جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم نے یہاں سے باہر ایک نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں دن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے آج وہ دعا کی ہے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔ یہ دعا بارش کے بند ہونے کی تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ اور اس کے بعد بارش بند ہو گئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ (اصحاب احمد جلد ہشتم صفحہ 71)

ان بزرگوں کی قبولیت دعا کے بے شمار واقعات ہیں اور یہ سلسلہ آج تک اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا ہوا ہے۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں، ہمارے مبلغین بھی میدان عمل میں دیکھتے ہیں اور دوسرے خدام سلسلہ کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے یہ سلوک روا رکھا ہوا ہے کہ ان کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ احمدیوں کو قبولیت دعا کے نشانات دکھاتا ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھ بھی چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ایسے لوگ عطا فرماتا رہا ہے اور فرما رہا ہے جو ستاروں کی طرح چمکتے ہوئے لوگوں کی ہدایت کا باعث بنتے رہے ہیں اور بن رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک نظارہ جماعت کے ایسے برگزیدہ لوگوں کے بارے میں دکھایا تھا جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"میں نے دیکھا کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں (رات کا وقت ہے میں ایک جگہ بیٹھا ہوں) اور ایک اور شخص میرے پاس ہے۔ تب میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا بہت سارے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب میں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "آسمانی بادشاہت" پھر معلوم ہوا کہ کوئی شخص دروازے پر ہے اور کھٹکھٹاتا ہے۔ جب میں نے کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے جس کا نام میراں بخش ہے۔ اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور اندر آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک شخص ہے مگر اس نے مصافحہ نہیں کیا اور نہ وہ اندر آیا۔ اس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ آسمانی باشاہت سے مراد سلسلے کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ جن کو خدا زمین پر پھیلا دے گا۔ اور اس دیوانے سے مراد کوئی متکبر مغرور متمول یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے خدا اس کو توفیق بیعت دے گا۔ پھر الہام ہوا لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا گویا میں کسی

M.T.A کے ناظرین کیلئے خوشخبری

احباب کو یہ جان کو خوشی ہوگی کہ M.T.A انٹرنیشنل چینل اب انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی براہ راست دیکھا جاسکتا ہے۔ M.T.A انٹرنیٹ کی ویب سائٹ درج ذیل ہے۔ www.mta.tv جن احباب کے پاس انٹرنیٹ ہے وہ ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ (ناظر نشر واشاعت قادیان)

دوسرے کو تسلی دیتا ہوں کہ تو مت ڈر خدا ہمارے ساتھ ہے"۔

(بدر جلد 2 نمبر 45 مورخہ 8/ نومبر 1906ء صفحہ 3۔

الحکم جلد 10 نمبر 38 مورخہ 10/ نومبر 1906ء صفحہ 1)

پس آج روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہر احمدی کو دعاؤں کے ذریعہ سے، اپنی عبادتوں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑ کر ان برگزیدوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جو روشن ستاروں کی طرح آسمان پر چمک رہے ہیں۔ جنہوں نے پہلوں سے مل کر دنیا کے لئے ہدایت کا موجب بننا ہے اور آسمانی بادشاہت کو پھر سے دنیا میں قائم کرنا ہے۔ ہر دل کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکانے کی کوشش کرنی ہے۔ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ "پیر بنو۔ پیر پرست نہ بنو" اور "ولی بنو۔ ولی پرست نہ بنو۔" اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم خاتم الاولیاء اور خاتم الخلفاء کی پیروی کرتے ہوئے اپنی عبادتوں کو سنوارتے ہوئے، قبولیت دعا کے نظارے دیکھتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے۔ کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقعہ بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں خاص تاثیر ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے۔ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل میں پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 182)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے۔ صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے۔ کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔ ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرہ بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کرے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 132)

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری مدد فرماتا رہے اور ہم ان نصیحتوں پر عمل کرنے والے ہوں۔

ایک بات میں کہنی چاہتا ہوں۔ گزشتہ جمعہ میں نے دعا کی غرض سے بزرگوں کا ذکر کیا تھا۔ جو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ضروری ہے۔ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ کے ذکر میں میں نے ان کی دوسری باتیں بتائی تھیں لیکن کسی جماعتی خدمت یا علمی خدمت کا ذکر نہیں کیا تھا۔ لجنہ کا کام تو خیر آپ کرتی رہی ہیں اور بڑا لمبا عرصہ کیا ہے۔ لیکن جو سب سے زیادہ اہم کام ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے خاوند حضرت میر داؤد احمد صاحب کے ساتھ مل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے مختلف عنوانات کے تحت حوالے نکالے اور انہیں یکجا کیا ہے جو کہ "مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے" چھپی ہوئی کتاب ہے۔ یہ بہت بڑا کام ہے جو انہوں نے کیا۔ اور ان دنوں میں میں خود بھی ان کو دیکھتا رہا ہوں۔ میں نے نوٹ میں رکھا بھی تھا لیکن کسی وجہ سے رہ گیا۔ بہرحال میں جب بھی ان کے گھر جاتا تھا دونوں میاں بیوی بیٹھے ہوئے حوالوں کو دیکھ رہے ہوتے تھے یا پروف ریڈنگ کر رہے ہوتے تھے اور بڑا لمبا عرصہ انہوں نے یہ کام کیا ہے۔ گھنٹوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب یہ ایسا کام ہے جس سے کافی حد تک کسی بھی موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوری حوالہ بھی مل جاتا ہے۔ اور جہاں یہ چیز ہوتی ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہو جاتی ہے۔ میر داؤد احمد صاحب نے جو پیش لفظ لکھا ہے اس میں صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ کے بارے میں یہ ذکر بھی کیا ہے کہ "میرا دل اپنی رفیقۂ حیات کے لئے ممنونیت کے جذبات سے لبریز ہے جنہوں نے اقتباسات کی تلاش، نقل، تصحیح اور پھر پڑھنے میں مسلسل بڑے حوصلے اور محنت سے میرا ہاتھ بٹایا۔"

تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر اپنے پیار کی نظر رکھے۔ انہوں نے یہ بہت اہم کام کیا ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو بھی فرمایا تھا کہ اس کا ترجمہ کریں جو کہ پھر انہوں نے Essence of Islam کے نام سے انگریزی میں کیا۔ دو جلدیں ان کی زندگی میں شائع ہو گئیں اور دو بعد میں چھپی ہیں اور مزید ابھی چھپنی ہیں کیونکہ ابھی بھی جو حوالے ان دونوں میاں بیوی نے اکٹھے کئے تھے انگریزی ٹرانسلیشن میں تمام عناوین کو ابھی تک Cover نہیں کیا جا سکا۔ چار جلدوں کے باوجود یہ بہت بڑا کام تھا کیونکہ اس سے لوگوں کو شوق پیدا ہو رہا ہے۔ یہاں ایک انگریز احمدی خاتون نے مجھے کہا کہ براہین احمدیہ کا ترجمہ کب ہو رہا ہے۔ کیونکہ میں نے کچھ حوالے اس کے پڑھے ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ اب پوری کتاب پڑھی جائے۔ تو یہ جو حوالوں کے ترجمے ہیں یہ لوگوں میں اصل کتابوں کے پڑھنے کا بھی شوق پیدا کرتے ہیں۔ تو میں نے سوچا کہ اس لحاظ سے بھی ان کا کام بیان کر دوں تا کہ لوگ ان کو اس لحاظ سے بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جماعت احمدیہ سویڈن کے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: آغا یحییٰ خان۔ مبلغ سویڈن)

امسال جماعت احمدیہ سویڈن کو مورخہ 26 اور 27 اگست 2006ء کو دو روزہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ مکرم محمود احمد شمس صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے مکرم مامون الرشید صاحب کو افسر جلسہ سالانہ، مکرم وسیم ظفر صاحب کو افسر خدمتِ خلق اور خاکسار آغا یحییٰ خان کو افسر جلسہ گاہ مقرر فرمایا۔

جلسہ سالانہ سے 3 ماہ قبل معززین شہر کو خصوصی دعوت نامے مکرم امیر صاحب کے دستخطوں سے بھیجے گئے جن میں ملک کی سیاسی شخصیات، پروفیسرز، ڈاکٹرز، سفراء اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے با اثر لوگ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پریس سے رابطہ کیا گیا ان کو جماعت کا تعارف بھیجا گیا اور دعوت دی گئی۔

مسجد ناصر میں مردانہ جلسہ گاہ نچلے حصہ میں اور زنانہ جلسہ گاہ کا انتظام اوپر کے حصہ میں کیا گیا۔ دونوں جلسہ گاہوں کو بڑی محنت، عمدگی اور خوبصورتی سے سجایا گیا۔ متعدد وقارِ عمل کر کے مسجد کے اندرونی اور بیرونی حصوں کی اچھی طرح صفائی کی گئی اور مسجد کے اندرونی حصوں میں مختلف بینرز لگائے گئے۔ سمعی بصری کی ٹیم نے مل کر یہ انتظام کیا تھا کہ مردانہ جلسہ گاہ کی ساری کارروائی زنانہ جلسہ گاہ میں بھی TV سکرین کے ذریعے براہ راست دیکھی جا سکے۔

جلسہ سالانہ کا پروگرام اردو اور سویڈش دونوں زبانوں میں پہلے سے شائع کر کے جماعتوں کو اور شہر کے معززین کو بھی بھجوا دیا گیا۔

جلسہ میں تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے مقامی احبابِ جماعت کے گھروں میں انتظام کیا گیا اور کچھ احباب کی رہائش کا انتظام مسجد ناصر گوتھن برگ میں کیا گیا۔ ہمارے اس جلسہ میں اللہ کے فضل سے ڈنمارک، ناروے اور انگلستان سے احبابِ جماعت نے شرکت کی۔ ٹھیک 11:15 بجے مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب معزز مہمان نے لوائے احمدیت اور مکرم محمود احمد شمس صاحب نیشنل امیر سویڈن نے سویڈن کا قومی پرچم لہرایا اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے دعا کرائی اور پھر فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

جلسہ کے دو دنوں کو چار سیشنز میں تقسیم کیا گیا تھا جو اللہ کے فضل سے بر وقت شروع ہوتے رہے۔ تمام تقاریر اور تلاوت کا رواں سویڈش ترجمہ ہیڈ فونز کے ذریعہ سنا جا سکتا تھا۔ پہلے روز شام کا سیشن ختم ہونے کے بعد مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کے ساتھ ایک بہت ہی دلچسپ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں احباب نے بڑی دلچسپی سے حصہ بھی لیا اور مستفید بھی ہوئے۔ یہ مجلس قریباً اڑھائی گھنٹے جاری رہی۔

اتوار کے روز دوپہر کھانے کے موقع پر مختلف سویڈش اہم سیاسی اور علمی شخصیات کو مدعو کیا گیا تھا جن میں سویڈش پارلیمنٹ کے ممبران، گوتھن برگ کونسل کے ممبران، پولیس کے اعلیٰ افسران اور پروفیسر شامل تھے۔ معززین شہر بر وقت تشریف لائے اور ظہرانے کے بعد جلسے کا آخری سیشن شروع ہوا تو تمام معززین نے شوق سے جلسے کا وہ سیشن سنا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عامر منیر چوہدری صاحب نے بہت ہی عمدہ رنگ میں جماعت کا تعارف اور خدمات انسانیت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم عبد الکریم لون صاحب نے جماعت کے خلاف دشمنوں کے سلوک اور پاکستان کے قوانین کا ذکر کیا اور پھر 5 معزز مہمانوں نے سٹیج پر آ کر اپنے خیالات کا اظہار کیا جس میں انہوں نے جماعت کی خدمات اور جماعت کے مطمح نظر کو بہت سراہا اور بہت واضح الفاظ میں تعریف کی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکات سے تمام شرکاء کو حصۂ وافر عطا فرمائے۔ اور سب کارکنان کو جزائے خیر دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عقلمند وہ ہے جو نبی کی شناخت کرتا ہے کیونکہ وہ خدا کی شناخت کرتا ہے اور بیوقوف وہ ہے جو نبی کا انکار کرتا ہے کیونکہ نبوت کا انکار الوہیت کے انکار کو مستلزم کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 59)

خلافت جوبلی دُعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر رکھے۔ آمین۔

ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ فرض کیا گیا ہے

ہمیشہ جمعہ کی اہمیت کو ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور چھوٹے چھوٹے بہانے تلاش کر اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نہیں کرنی چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20/اکتوبر 2006ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَیْهَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۔ کی تلاوت کی ۔ پھر فرمایا اللہ کو پانے کے لئے وہ اُسلوب سیکھنے ضروری ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ نے ہمیں سکھائے ہیں جو ایک عرصہ سے بھولی بسری یادیں بن چکے تھے اور جن کو دوبارہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے رکھا پس ہم وہ خوش قسمت ہیں کہ اس امام کو ماننے والے ہیں جس نے ان راستوں کو صاف کر کے ان کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی ہمارے ذہنوں کی گرد جھاڑی جس میں آج کل غیر احمدی معاشرہ ڈوبا ہوا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی کوسوں دور چلے گئے ہیں ان میں ایک 'جمعۃ الوداع' کا تصور بھی ہے جبکہ قرآن مجید اور احادیث میں 'جمعۃ الوداع' کا کوئی تصور نہیں ملتا ہاں جمعے کی اہمیت ہے اور بہت اہمیت ہے جس کا میں ذکر کروں گا لیکن اس سے پہلے میں اس بات کا بھی نہایت افسوس سے ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ باوجود امام الزمان کی بیعت میں آنے کے بعض احمدی بھی جمعہ کی اہمیت کو بھول کر 'جمعۃ الوداع' کا تصور ذہنوں میں بٹھائے ہوئے ہیں جبکہ خلفاء احمدیت بار بار اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے عمل سے دکھا رہے ہوتے ہیں کیونکہ عموماً سارا سال جمعوں میں غیر حاضر ہوتے ہیں لیکن رمضان میں جمعۃ الوداع پر خاص توجہ دیتے ہیں۔

یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ مرکز میں جہاں خلیفۂ وقت جمعہ پڑھا رہے ہوں وہاں لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں لیکن اگر جماعتیں جائزہ لیں تو خود بخود پتہ چل جائے گا کہ کون سارا سال جمعے میں حاضر ہوتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ رمضان میں پہلے سے بڑھ کر اپنے بندے سے سلوک فرماتا ہے لیکن بندے کو بھی اس تعلیم کے مطابق عمل کرنا ہے جو حکم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔ اس میں جمعۃ الوداع کا کوئی تصور نہیں ملتا سب سے پہلے تو میں قرآن مجید سے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے بارے میں سناتا ہوں جو اس نے جمعہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

فرمایا دیکھیں کتنا واضح حکم ہے کوئی ابہام نہیں ہے حکم ہے کہ جمعے کے دن نماز کی طرف بلایا جائے تو جلدی کرتے ہوئے دوڑو اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ خطبہ جمعہ کے بعد آہستہ آہستہ مسجد میں آنا شروع ہوتے ہیں اور بعض خطبہ ثانیہ کے بعد آتے ہیں حالانکہ صرف ایک ڈیڑھ گھنٹے کی بات ہوتی ہے جبکہ انسان بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ ٹائم فضول باتوں میں برباد کر دیتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے کے دن اللہ تعالیٰ کے فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور جب امام خطبہ جمعہ شروع کرتا ہے وہ بھی خاموشی سے خطبہ سننے بیٹھ جاتے ہیں۔ فرمایا دیکھیں جمعہ کے دن جلدی آنے کی اہمیت کس طرح واضح فرمائی گئی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو جلدی آنے والے، لیٹ آنے والے اور نہ آنے والے ان کے کاموں کی نوعیت ایک جیسی ہوتی ہے وقت پر نہ آنا ایک بہانہ ہے آخر جو وقت پر آ رہے ہوتے ہیں وہ بھی تو اپنا وقت حرج کر کے آ رہے ہوتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھو رزق دینے والی ذات اللہ کی ذات ہے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے بظاہر نقصان اٹھاتے ہوئے بھی جمعہ کیلئے آؤ گے تو اللہ ایسے سامان پیدا فرما دے گا کہ جس نقصان سے تم ڈر رہے ہو وہ بھی نہیں ہوگا اور اللہ اور راستوں سے نقصان کی بھرپائی کر دے گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے پس ہمیشہ جمعہ کی اہمیت کو ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور چھوٹے چھوٹے بہانے تلاش کر اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نہیں کرنی چاہئے ۔ حدیث میں آتا ہے کہ جس نے تساہل کرتے ہوئے تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا فرمایا یہاں تین جمعے لگا تار چھوڑنے پر انذار کیا ہے رمضان کا آخری جمعہ چھوڑنے پر انذار نہیں کیا۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان کبائر گناہ سے بچے تو پانچ نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ فرض کیا گیا ہے سوائے مریض مسافر اور عورت و غلام کے فرمایا جو عمداً جمعہ کے دن سفر کرتے ہیں انہیں بہر حال بچنا چاہئے جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جو بندہ خدا سے مانگتا ہے اس کو عطا کیا جاتا ہے وہ گھڑی بہت مختصر ہے کون جانے وہ گھڑی کب آتی ہے اس لئے **پہلے وقت** میں حاضر ہونا چاہئے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے اور پھر فرمایا کہ آج کے خطبہ میں بھی میں گزشتہ خطبے کے تسلسل میں بعض دعائیں پیش کروں گا جو آج کے زمانے میں ہمارے لئے کرنا بہت ضروری ہیں ان میں سے دو دعائیں درج کی جاتی ہیں:

رب انصرنی علی القوم المفسدین یعنی اے میرے رب فساد کرنے والی قوم کے خلاف میری مدد فرما۔ اسی طرح ایک دعا حضور نے یہ بتائی اللھم انی اعوذ بک من منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء ۔ اے میرے اللہ میں بُرے اخلاق اور اعمال اور بُری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں آخر پر حضور انور نے فرمایا اللہ کرے کہ ہم رمضان میں ان دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھتے ہوئے گزریں۔

خطبہ ثانیہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک افسوسناک اطلاع دیتے ہوئے فرمایا کہ مخالفین نے سری لنکا کے خادم مسجد عبداللہ نیاز صاحب کو شہید کر دیا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ فرمایا بڑی محنت اور اخلاص سے کام کرنے والے تھے بچوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھاتے تھے۔ 14/اکتوبر کو صبح 4 بجے جبکہ مسجد جا رہے تھے مخالفین نے چاقوؤں سے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ فرمایا پاکستان کے شرپسند مولوی اپنا لٹریچر یہاں پر بھی پھیلا رہے ہیں اور لوگوں کو بھڑکا رہے ہیں اسی طرح ایک پاکستانی احمدی جنکا تعلق گجرانوالہ سے ہے ان پر بھی سری لنکا میں حملہ ہوا ہے وہ بچ گئے ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں ان کے لئے بھی دعا کریں آخر پر حضور نے فرمایا نماز جمعہ کے بعد شہید مرحوم کی نماز جنازہ غائب ادا کی جائے گی۔

باقی : اداریہ از صفحہ : 2

فریقین انسان تھی کیونکہ یہ بات نہایت ظاہر اور کھلی ہے کہ قانون قدرت اللہ جلشانہ کا اسی طرح پر واقع ہے کہ ہر ایک جاندار کی اولاد اُس کی نوع کے موافق ہوا کرتی ہے مثلاً دیکھو کہ جس قدر جانور ہیں مثلاً انسان اور گھوڑا اور گدھا اور ہر ایک پرندہ وہ اپنی اپنی نوع کے لحاظ سے وجود پذیر ہوتے ہیں یہ تو نہیں ہوتا کہ انسان کسی پرندہ سے پیدا ہو جائے یا پرند کسی انسان کے پیٹ سے نکلے۔ پھر ایک تیسری دلیل یہ پیش کی ہے کَانَا یَاْکُلَانِ الطَّعَامَ یعنی وہ دونوں حضرت مسیح ؑ اور آپ کی والدہ صدیقہ کھانا کھایا کرتے تھے اب آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ انسان کیوں کھانا کھاتا ہے اور کیوں کھانا کھانے کا محتاج ہے اس میں اصل بھید یہ ہے کہ ہمیشہ انسان کے بدن میں سلسلہ تحلیل کا جاری ہے یہاں تک کہ تحقیقات قدیمہ اور جدیدہ سے ثابت ہے کہ چند سال میں پہلا جسم تحلیل پا کر معدوم ہو جاتا ہے اور دوسرا بدن بدل ماتحلل ہو جاتا ہے اور ہر ایک قسم کی جو غذا کھائی جاتی ہے اس کا بھی روح پر اثر ہوتا ہے کیونکہ یہ امر بھی ثابت شدہ ہے کہ کبھی روح جسم پر اپنا اثر ڈالتی ہے اور کبھی جسم روح پر اپنا اثر ڈالتا ہے جیسے اگر روح کو یکدفعہ کوئی خوشی پہنچتی ہے تو اُس خوشی کے آثار یعنی بشاشت اور چمک چہرہ پر بھی نمودار ہوتی ہے اور کبھی جسم کے آثار ہنسنے رونے کے روح پر پڑتے ہیں اب جبکہ یہ حال ہے تو کس قدر مرتبہ خدائی سے یہ بعید ہوتا کہ اپنے اللہ کا جسم بھی ہمیشہ اُڑتا ہے اور تین چار برس کے بعد اور جسم آوے ماسوا اس کے کھانے کا محتاج ہونا بالکل اس مفہوم کے مخالف ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات میں مسلم ہے اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ؑ اُن حاجتمندیوں سے بری نہیں تھے جو تمام انسانوں کو لگی ہوئی ہیں پھر یہ ایک عمدہ دلیل اس بات کی ہے کہ وہ باوجود ان دردوں اور دُکھوں کے خدا ہی تھے یا ابن اللہ تھے اور درد ہم نے اسلئے کہا کہ بھوک بھی ایک قسم درد کی ہے اور اگر زیادہ ہو جائے تو موت تک نوبت پہنچاتی ہے۔

(جنگ مقدس اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ صفحہ ۷ تا ۱۱)

آئندہ گفتگو میں ہم بتائیں گے کہ جو کچھ عیسائیت نے نیا پیش کیا ہے اور جس پر پوپ صاحب کو بہت ناز ہے اس کی اصل حقیقت کیا ہے اور قرآن مجید اس تعلق میں کیا فرماتا ہے (باقی)

منیر احمد خادم

حضرت امام مہدی علیہ السلام کیلئے

چاند گرہن اور سورج گرہن کے نشانات

Dr. David Mc Naughton کے مضمون

بعنوان "Flaws in the Ahmadiyya Eclipse Theory" پر تبصرہ

صالح محمد الہ دین ریٹائرڈ پروفیسر شعبہ فلکیات، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد

حضرت امام باقر محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔

ان لمھدینا ایتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض، ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه ولم تکونا منذ خلق الله السموت والارض.

(سنن دار قطنی جلد اول صفحہ ۱۸۸ مطبع انصاری دہلی)

یعنی ہمارے مہدی کیلئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موعود کے زمانہ میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں میں سے) اول رات کو گرہن لگے گا اور سورج کو (اس کے مقررہ دنوں میں سے) درمیان میں گرہن لگے گا اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا کبھی کسی مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے"

جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں چاند گرہن کی تاریخیں 13.14.15 اور سورج گرہن کی تاریخیں 27.28.29 لی جاتی ہیں۔ لہٰذا چاند گرہن کی اول رات کی تاریخ 13 ہے اور سورج گرہن کے درمیانی دن کی تاریخ 28 ہے۔

بانی احمدیہ مسلم جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر 1882ء میں مامور ہونے کا دعویٰ فرمایا اور 1891ء میں مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اس کے بعد 1894ء میں مطابق 1311 ہجری میں 13 رمضان کو چاند گرہن اور 28 رمضان کو سورج گرہن قادیان سے نظر آئے اور آپ نے ان گرہنوں کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیا۔ الحمد للہ۔

Dr. David Mc Naughton کا ایک مضمون بعنوان:

"Flaws in the Ahmadiyya Eclipse Theory"

یعنی "احمدیوں کے گرہن کے بارے میں نظریہ میں سقم" Internet سے حاصل ہوا جس میں انہوں نے چاند گرہن کی 13.14.15 تاریخوں سے اتفاق کیا ہے اور سورج گرہن کی 28.29 تاریخوں سے اتفاق کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 27 تاریخ کو خاص حالات میں سورج گرہن ہوتا ہے اور بہت نایاب ہے لہٰذا 27 تاریخ کو سورج گرہن کی تاریخوں میں شامل کرنا مناسب نہیں ہے۔ لیکن اگر 27 تاریخ کو سورج گرہن کی تاریخوں میں شامل کیا جاتا ہے تو پھر 12 تاریخ کو چاند گرہن کی تاریخوں میں شامل کرنا ہوگا کیونکہ یہ بھی خاص حالات میں ہوتا ہے اور بہت نایاب ہے۔ اس صورت میں چاند گرہن کی اول تاریخ 12 تاریخ بن جاتی ہے۔ الغرض یا تو چاند گرہن کی تاریخیں 13,14,15 اور سورج گرہن کی تاریخیں 28, 29 لی جائیں یا چاند گرہن کی تاریخیں 12, 13, 14, 15 اور سورج گرہن کی 27,28,29 لی جائیں۔ خاکسار کے علم میں Dr. David Mc Naughton پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ بات پیش کی ہے کہ 12 تاریخ کو چاند گرہن ہوسکتا ہے لیکن 27 تاریخ کو سورج گرہن کا ہونا پہلے زمانے کے لوگوں کو بھی معلوم تھا۔ اس بات کی تائید میں خاکسار دو اہم حوالہ جات پیش کرتا ہے۔

۱- نواب صدیق حسن خان صاحب کی کتاب "حُجَجُ الْکَرَامَہ" میں جو فارسی زبان میں 1271ھ میں شائع ہوئی تھی صفحہ 344 پر درج ہے جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ ہیئت دانوں کا موقف یہ ہے کہ چاند گرہن 13,14,15 کے سوا کسی دوسری تاریخ میں نہیں ہوتا اور سورج گرہن 27,28,29 کے سوا کسی دوسری تاریخ میں نہیں ہوتا۔

۲- Professor F. Richard Stephenson جنہوں نے پرانے زمانے کے گرہنوں کا گہرا مطالعہ کیا ہے اپنی کتاب

Historical Eclipses and Earths Rotation Page 436 (Cambridge University press 1997) میں لکھتے ہیں:

"In the Islamic calander lunar eclipses consistantly take place on or about the 14th day of the month and solar eclipses around the 28th day"

یعنی اسلامی کیلنڈر میں چاند گرہن ہمیشہ 14 تاریخ یا اس کے قریب ہوتے ہیں اور سورج گرہن 28 تاریخ کے گرد ہوتے ہیں۔ لہٰذا پیشگوئی کو سمجھنے کیلئے چاند گرہن کیلئے 13,14,15 کی تاریخیں لینا اور سورج گرہن کیلئے 27,28,29 کی تاریخیں لینا معقول ہے کیونکہ 1894ء میں جب کہ یہ نشانات ظاہر ہوئے یہی تاریخیں مانی گئی تھیں۔ پیشگوئی کا مقصد یہ تھا کہ لوگ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو پہچان سکیں لہٰذا 1894 میں جو علم تھا اس کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

موجودہ علم کی روشنی میں بھی ہم اس حدیث پر غور کرسکتے ہیں اس کیلئے یاد رکھنا چاہئے کہ New Moon اور Full moon کے درمیان کا وقفہ 13.9 یوم اور 15.6 یوم کے درمیان رہتا ہے۔ اس کا ذکر Dr. Daved Mc Naughton نے بھی اپنے ایک مضمون میں کیا ہے۔ چاند گرہن Full Moon کے وقت ہوتا ہے اور سورج گرہن New moon کے وقت (یہاں New moon سے مراد ہجری مہینہ کی پہلی رات کا چاند نہیں ہے بلکہ وہ وقت ہے جب کہ چاند بالکل نظر نہیں آتا۔ علم ہیئت کی اصطلاح میں اسے Conjunction کہتے ہیں) لہٰذا اگر چاند گرہن 12 تاریخ کو ہو جائے اور سورج گرہن اسی مہینہ میں ہو تو سورج گرہن کی تاریخ 28 نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اس صورت میں New Moon اور Full Moon کے درمیان کا وقفہ 15.6 یوم سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا قانون قدرت کے لحاظ سے 12 اور 28 کا Combination ممکن نہیں ہے۔ اگر 12 تاریخ کو چاند گرہن ہو تو سورج گرہن صرف 27 تاریخ کو ہوسکتا ہے۔ اگر حدیث شریف میں صرف چاند گرہن کی تاریخ کا ذکر ہوتا اور سورج گرہن کی تاریخ پر کوئی پابندی نہ ہوتی تو چاند گرہن کی اول تاریخ 12 لئے جانے کی گنجائش تھی لیکن حدیث میں سورج کیلئے درمیانی تاریخ کا اشارہ ہے۔ لہٰذا ساری حدیث کو مجموعی طور پر غور کرنے سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ اول لیلۃ سے 13 تاریخ کی رات لی جائے جو کہ معروف چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی کتاب "نور الحق" حصہ دوم میں ایک اور طرح بھی حدیث شریف کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا ہے جو بہت بصیرت افروز ہے۔ اس میں معین تاریخوں کا ذکر نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"دار قطنی نے امام محمد بن علی سے روایت کی ہے کہا ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے یعنی کبھی کسی دوسرے کیلئے نہیں ہوئے جب سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا اور وہ یہ ہے کہ رمضان کی راتٗ کے اول میں ہی چاند گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی مہینہ کے نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا۔

(نور الحق حصہ دوم روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 196)

اس تشریح کے لحاظ سے دونوں گرہنوں کا ایک ہی رمضان کے مہینے میں ہونا اور چاند گرہن کا مدعی کے مقام پر بعد مغرب ہونا شرط ہے۔

بفضلہ تعالیٰ خاکسار نے اپنے ساتھی پروفیسر جی ایم بلبھ Pr. G. M. Ballabh کے ساتھ یہ تحقیق کی کہ سیدنا آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد سے 2000ء تک کن تاریخوں میں چاند گرہن سورج گرہن دونوں رمضان کے مہینے میں ہوئے یہ تحقیق

Review of Religions Sep. 1994

میں شائع ہوئی تھی اس مضمون میں بتایا گیا ہے کہ 109 (ایک صد نو) دفعہ دنیا کے کسی نہ کسی مقام پر دونوں گرہن رمضان کے مہینہ میں ہوئے تھے۔ دونوں گرہنوں کا ایک ہی مقام سے نظر آنا نایاب ہے۔ صرف سات دفعہ دونوں گرہن قادیان سے رمضان میں نظر آسکتے تھے اور ان میں سے صرف 1894ء کا سال ہی ایسا سال تھا جب کہ رات کے اول میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوا۔ سورج

18hrs. 41 min

کو قادیان میں غروب ہوا اور چاند گرہن

18 hrs. 56 min

کو شروع ہوا الحمد للہ۔ گرہن کے نشانات کے بارے میں مزید تفصیل کیلئے خاکسار کے مضامین جو Review of Religions Nov 1989 اور Review of Religions May/June 1999 میں شائع ہوئے ہیں دیکھے جاسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

(سورہ جن آیات 27-28)

"یعنی وہ غیب کا جاننے والا ہے پس وہ کسی کو اپنے غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا۔ بجز اپنے برگزیدہ رسول کے"۔

لہٰذا گرہنوں کے نشانات کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی اور اس کا ہمارے زمانہ میں پورا ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو آشکار کرتی ہے الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرمائے۔ ❁

سری لنکا میں خادم مسجد کی شہادت انا للہ و انا الیہ راجعون

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ
اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مُردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے

مورخہ 14 اکتوبر 2006ء بروز ہفتہ صبح ساڑھے پانچ بجے کے بعد شری لنکا سے خاکسار کو مختلف افراد کی طرف سے یہ نہایت افسوسناک اطلاع ملتی رہی کہ میرے دیرینہ مخلص دوست مکرم عبد اللہ نیاز احمد صاحب کو دشمنوں نے تلواروں اور چاقوؤں سے حملہ کر کے شہید کر دیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم قریباً 30 سال کے لمبے عرصہ سے مسجد احمدیہ 'نگمبو' کے خادم کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ نیز تمیں سال کے لمبے عرصہ سے مرحوم بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور دینیات پڑھایا کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ کے سینکڑوں مردوں اور عورتوں نے ان سے قرآن ناظرہ سیکھا تھا۔ "رَجُلٌ مُعَلَّقٌ قَلْبُهُ بِالْمَسْجِدِ" کے مطابق ان کا اوڑھنا بچھونا مسجد تھا مرحوم بہت مخلص ومحب اور بے ضرر انسان تھے خاکسار کی سری لنکا میں بطور مبلغ آمد ورفت 1978ء سے تھی اس وقت سے خاکسار کے ساتھ نہایت مخلصانہ اور دوستانہ مراسم تھے پاکستان سے کچھ عرصہ سے ایک مولوی آکر احمدیوں کے خلاف مسلمانوں کو ورغلا تا رہا ہے یہ شہادت اسی فتنہ کا نتیجہ ہے۔ اب تک کی اطلاع کے مطابق کوئی گرفتار نہیں ہوا۔ عرصہ دراز سے اس مفتن اور معاند مولوی اور اس کے چیلوں کی وجہ سے بعض شرپسندوں نے بہکاوے میں آکر یہ حرکت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو عبرت ناک سزا دے اور احمدیوں کی خاص حفاظت فرمائے۔ آمین۔

نیز دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے چند سال قبل ان کی اہلیہ کی وفات ہوئی تھی مرحوم نے تین لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں یہ سب شادی شدہ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں یہ صدمہ برداشت کرنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 ر اکتوبر کے خطبہ جمعہ میں مرحوم شہید کا ذکر خیر فرمایا "ایک افسوسناک خبر ہے کہ ہمارے شرلنکا کی مسجد کے خادم کو دشمنوں نے شہید کر دیا ہے۔ ان کی والدہ ابھی زندہ ہیں ان کی 96 سال عمر ہے۔ یہ خادم مسجد کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے تھے اور بڑی سنجیدگی سے بڑے وقف کی روح کے ساتھ کام کرتے تھے۔ مسجد کو کھولنا بند کرنا صفائی وغیرہ اور اذانیں وغیرہ دینا۔ بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھاتے تھے اور تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ ۱۴ ر اکتوبر کو صبح ۴ بجے مخالفین نے ان کی رہائش گاہ کے نزدیک چاقوؤں سے اور تلواروں سے حملہ کر کے ان کو شہید کر دیا۔ یہ اُس وقت مسجد آرہے تھے نماز کیلئے۔ وہاں بھی آج کل بڑی رو چلی ہوئی ہے پاکستان سے ایک مولوی لٹریچر وغیرہ لیکر آیا اور لوگوں کو بہت بھڑکار ہا تھا، مسلمانوں کو، کہ ان کو قتل کر و اس میں ثواب ہے۔ یہ مرتد لوگ ہیں۔ سب سے بڑا جہاد یہی ہے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے رمضان میں تو ان احمدیوں کو قتل کرو۔ اور وہ خود چلا گیا عمرے پر۔ ان کو تاریخ دے گیا کہ میں ۳۰ یا ۳ ر اکتوبر کو واپس آؤں گا اُس وقت تک ان کے جتنے بڑے بڑے سردار ہیں عمائدین ہیں عہدیداران ہیں ان کو شہید کر دو۔ (اس کو یہ لوگ قتل کرنا کہتے ہیں) عمرہ کر کے میں واپس آؤں گا اس کے بعد ان کی مسجد پر قبضہ کریں گے بہر حال یہ ان کے منصوبے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ہر شر سے جماعت کو محفوظ رکھے اور اُن کے منصوبوں سے بچائے جن کیلئے اللہ تعالیٰ نے عقل مقدر کی ہوئی ہے اُن کو عقل آئے ورنہ عبرت کا نشانہ بنائے۔

پھر ایک ہمارے پاکستانی ہیں آج کل وہاں گئے ہوئے ہیں۔ 31 سالہ نوجوان ہیں ان پر بھی حملہ ہوا تھا۔ گجرانوالا کے رہنے والے ہیں۔ وہ بھی مسجد سے گھر آرہے تھے ان پر بھی چاقوؤں اور تلواروں سے حملہ کیا۔ ان کے دونوں ہاتھ زخمی ہو گئے اتنے میں لوگ پہنچ گئے اور ان کو بچالیا۔ اب ہسپتال میں داخل ہیں علاج ہو رہا ہے ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

صوبہ آندھرا کی مختلف جماعتوں میں تربیتی اجلاسات

چندہ پور: مورخہ 20.8.06 کو مسجد 'نور' چندہ پور میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم محمد ہدایت اللہ صاحب کیا گیا مکرم اشرف صاحب کی تلاوت اور مکرم شبیر احمد صاحب کی نظم کے بعد چار تقریریں ہوئیں اور بارہ نظمیں سنائی گئیں صدارتی خطاب کے بعد صدر اجلاس نے دعا کرائی اور شیرینی تقسیم کی گئی ہے۔ اس اجلاس میں مردوزن 30 افراد شامل تھے۔

نلامڈگو: 21.8.06 کو مسجد احمدیہ نلامڈگو میں مکرم محمد نعیم جانی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نلامڈگو کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں مردوزن 31 افراد شامل تھے مکرم جلیل احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم سہیل احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم جمیل احمد صاحب، مقامی معلم مکرم محمد عمر صاحب اور خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب کے بعد دعا ہوا اس کے بعد حاضرین جلسہ کی چائے بسکٹ سے تواضع کی گئی دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

سرم پلی: مورخہ 22.8.06 کو جماعت احمدیہ سرم پلی میں ایک تربیتی اجلاس مکرم شریف صاحب کے مکان میں بعد نماز عشاء مکرم شرف الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد کیا گیا مکرم کلیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تلاوت اور مکرم شرف الدین صاحب کی نظم کے بعد مقامی معلم مکرم محمد مصطفیٰ صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدر اجلاس نے خطاب کے بعد دعا کرائی۔ اجلاس کی دوسری نشست میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی اس موقعہ پر چائے اور بسکٹ سے حاضرین کی تواضع کی گئی اجتماعی دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ مورخہ 27.8.06 کو مسجد احمدیہ نور میں مکرم نواب صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا تلاوت مکرم مسرور احمد صاحب نے کی مکرم شوکت احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد چھ تقریریں ہوئیں صدر اجلاس نے خطاب کے بعد دعا کرائی حاضرین جلسہ میں خدام کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔ 15.8.06 کو چندہ پورہ کے خدام نے مکرم اشرف احمد صاحب مہتمم وقار عمل کی زیر نگرانی ایک وقار عمل کیا جس میں تین گھنٹہ تک مقامی قبرستان کی صفائی کرائی گئی۔ (محمد اقبال کنڈوری نظام آباد)

بقیہ: خلاصہ خطبہ عید الفطر از صفحہ اوّل

عید کی خوشیاں محض سطحی خوشیاں ہیں جو صرف اور صرف اپنے ماحول کے زیر اثر ہم منا رہے ہیں ایک احمدی تو اسطرح دوہرے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے ایک عہد بیعت توڑنے کا گناہ اور ایک عملاً اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے کا گناہ تو ہمارے لئے بڑے فکر کا مقام ہے ایسا نہ ہو کہ یہ عید محض شور شرابہ اور کھیل کود کا ذریعہ بن جائے۔

عید الفطر ہمیں یہ دکھائے کہ ایک ماہ کے روزوں سے ہمیں خدا مل گیا ہے اگر خدا ملے بغیر عید منا رہے ہو تو اس کی مثال اس پاگل کی سی ہے جو چند کنکروں پتھروں کو ہیرے جواہرات سمجھ کر خوش ہوتا ہے پس حقیقی خوشی تو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب انسان حقیقی دولت حاصل کر لیتا ہے پس ہمیں غور کرنا چاہئے کہ کیا ہم واقعی حقیقی خوشی منانے کے لائق ہیں کہ ایک دھوکا ہے پس آج ہماری عید اگر اس سوچ کے مطابق ہے تو دنیا جہان کی چیزیں ہمیں مل گئیں اور اللہ کی معرفت بھی ہمیں حاصل ہوگی جو انسان اللہ کی خاطر زندگی گذارے گا نہ صرف اس کی زندگی بلکہ اس کے بیوی بچوں کی زندگیاں بھی سدھر جائیں گی اور پھر اس کی اگلی نسل بھی اصلاح کے راستوں پر چلنے والی ہوگی فرمایا ہمیں اپنی نسلوں کی بہتری اور انہیں اللہ کے نور سے منور کرنے کیلئے اللہ کی رضا کی راہوں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے پس اللہ کی رضا کی عید حقیقی عید ہے۔ جس کو منانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور یہ عید حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے نتیجہ میں ہی حاصل ہوتی ہے۔

اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو غریبوں بیواؤں یتیموں کے حقوق کی نگہداشت رکھو پیار محبت کی فضا قائم کرو حقیقی عیدیں تب ہی منائی جائیں گی جب ایسا معاشرہ قائم ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنے اور اللہ کا پیار اور محبت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آپ سب کو یہ عید بہت بہت مبارک ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

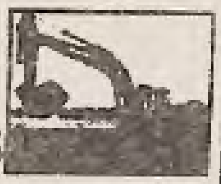

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوةُ هِيَ الدُّعَاءُ
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنگ لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

صوبائی اجتماع مجلس انصاراللہ آندھراپردیش

صوبائی اجتماع مجلس انصاراللہ آندھراپردیش مورخہ 9 جولائی 2006ء مسجد احمدیہ فلک نما حیدرآباد میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس اجتماع میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان بنفس نفیس تشریف لاکر اجتماع کی رونق بنے۔ نماز تہجد سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ نماز فجر و درس قرآن مجید کے بعد انصار گروپ A-B کے ورزشی مقابلہ جات تیز چال، میوزیکل چیئر، رسہ کشی ہوئے۔ ناشتہ کے بعد ٹھیک ساڑھے دس بجے افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سابق صوبائی امیر وامیر جماعت سکندر آباد ہوا۔ مکرم حافظ عبدالقیوم صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ عہد خاکسار وسیم احمد نے دہرایا۔ مکرم عبد العزیز صاحب آف چنتہ کنٹہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ بعدہ محترم عارف قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے تقریر کی۔ جس میں انہوں نے موقعہ کی مناسبت سے چند نصائح کرتے ہوئے انصار کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ محترم صدر اجلاس نے صدارتی خطاب میں انصار بھائیوں کو قیمتی نصائح سے نوازا اور دعاؤں پر زور دینے کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہ نئی جماعتوں اور پرانی جماعتوں کے الگ الگ علمی مقابلہ جات حسن قرآت، نظم خوانی، فی البدیہ تقاریر، عہد زبانی سنانا، پیغام رسانی، مشاہدہ ومعائنہ شامل ہیں۔ اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان عمل میں آیا۔ محترم حمید غوری صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی ۔خاکسار نے عہد دہرایا محترم مقصود احمد شرق نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ بعدہ محترم سیٹھ محمد سہیل صاحب صوبائی امیر آندھراپردیش نے تقریر کی۔ محترم صدر اجلاس نے صدارتی خطاب میں اپنی قیمتی نصائح سے انصار بھائیوں کو مختلف امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

بعدہ محترم صاحبزادہ صاحب کے دست مبارک سے انعامات تقسیم ہوئے۔ دُعا کے بعد یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں صوبہ آندھرا کے سرکل گوداوری، سرکل ورنگل، سرکل نلگنڈہ، سرکل نظام آباد، سے آنے والے انصار بھائیوں کی بھی ایک بھاری اکثریت تھی۔ ناشتہ کے علاوہ تمام شاملین کیلئے دوپہر کا کھانا اور چائے کا بھی انتظام کیا گیا باہر سے آنے والے مہمانوں کیلئے رات کے کھانے کا بھی انتظام تھا۔

اس اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے بہت سے خدام وانصار نے خصوصی تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور اس اجتماع کے شیریں نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ (ناظم انصاراللہ صوبہ آندھراپردیش)

دارجلنگ میں تبلیغی مساعی

مورخہ 20.8.06 کو مکرم نادر احمد شاہ سیکرٹری تبلیغ گینٹوک کی زیر قیادت ایک وفد دارجلنگ روانہ ہوا مکرم ناصر احمد شاہ صدر جماعت گنٹوک، خاکسار سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ، اعجاز احمد شاہ، مولوی رضاء الکریم صاحب اس وفد میں شامل تھے۔ گنٹوک جماعت کی کاوشوں اور انتھک محنت کے بدولت دارجلنگ میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں مکرم اعجاز شاہ قائد مجلس کا بہت بڑا دخل ہے۔

اس شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ دنیا کا واحد ریلوے اسٹیشن جو سطح سمندر سے سب سے زیادہ اونچائی پر دارجلنگ میں موجود ہے۔ اور بوجہ آب وہوا کے خوشگوار ہونے کے پورا سال سیاحوں کی آمد ورفت رہتی ہے اس تبلیغی سفر میں جہاں احمدیوں سے ملاقات ہوئی۔ وہاں زیر تبلیغ افراد سے تبادلہ خیالات اور مجلس سوال وجواب بھی منعقد ہوئی۔ اور جماعت کو مزید فعال بنانے کیلئے عہدیداران کا انتخاب بھی عمل میں آیا اور لوگوں کو مالی نظام میں باقاعدگی سے حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ دارجلنگ کے احمدی احباب میں سے اکثر تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ جماعت کی بہت مخالفت بھی ہے مگر پھر بھی احمدیت کا پیغام پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا کرے اور ہماری مساعی میں برکت دے۔ (سید فہیم احمد مبلغ انچارج سکم۔گنٹوک)

چندپورہ ضلع چھپرا (بہار) میں تربیتی جلسہ

مورخہ 3.9.06 کو محترم محمد شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار کی زیر صدارت جماعت چندپورہ ضلع چھپرا میں تربیتی اجلاس ہوا۔ یہ نئی جماعت قائم ہوئے قریباً ایک سال کا عرصہ ہوا ہے اچھی آبادی ہے لیکن سبھی بچے بچیاں ناخواندہ ہیں۔ اس جماعت میں محترم صوبائی امیر صاحب کی طرف سے دو معلم کو متعین کیا گیا ہے یہاں قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے بچوں کو ہندی وانگلش پڑھائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان نومبائعین کو استقامت عطا کرے۔ آمین۔ (صوفیہ شریف، صوبائی صدر لجنہ بہار)

سونگھڑہ میں تربیتی جلسہ

مورخہ 3.9.06 کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ سونگڑہ میں ایک تربیتی اجلاس محترم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم مولوی محمد الیاس خان صاحب معلم سلسلہ ایم جی نے تلاوت کی اور مکرم شیخ مطلوب احمد صاحب نے نظم سنائی بعدہ مکرم میر کمال الدین صاحب نائب صدر جماعت نے تزکیہ نفس اور حقیقی نجات کے موضوع پر، خاکسار نے شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں عنوان پر تقریر کی محترم مولوی ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ بھاگلپور نے تربیت کے مختلف پہلو کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب ودعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین جلسہ کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی (سید انوار الدین احمد، جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سونگڑہ، اڑیسہ)

سلطانی پورہ کرناٹک میں جلسہ پیشوایان مذاہب

سرکل تھلک کے سنٹر سلطانی پورہ میں مورخہ 27.8.06 کو چار بجے شام جلسہ پیشوایان مذاہب زیر اہتمام جماعت احمدیہ سلطانی پورہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کیلئے مقامی احباب نے بھرپور تیاری کی۔ نزدیکی سنٹرز چکہ گندن حلی' 'تمز پن حلی'' اور سنٹر' رائین حلی' سے نواحمدی شامل ہوئے مقامی سنٹر سے بھی بہت سے نواحمدی اور ہندو احباب اور پنچایت کے عہدیداران نے بھی شرکت کی۔ جلسہ زیر صدارت مکرم پیر صاحب صدر جماعت احمدیہ سلطانی پورہ شروع ہوا تلاوت قرآن پاک مکرم کلیم اللہ خان صاحب معلم وقف جدید بیرون نے کی جس کا کنڑ ترجمہ مکرم مناف صاحب نواحمدی نے پیش کیا۔ نظم مکرم شیخ نعیم احمد صاحب معلم وقف جدید نے پڑھی بعدہ جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف مکرم رحمٰن صاحب نواحمدی نے پیش کیا۔ جلسہ میں خاکسار نے بعنوان قومی یکجہتی اور امن عالم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تقریر کی مکرم سینہ پا صاحب سیکرٹری پنچایت نے ہندو احباب کی طرف سے بھائی چارہ اور اتحاد کی ضرورت پر خیالات کا اظہار فرمایا مکرم شیخ شمسل صاحب معلم وقف جدید بیرون نے نماز کی ضرورت اور اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی صدر جلسہ نے اپنے اختتامی خطاب میں جماعت احمدیہ کی بہتر کارکردگی اور امن بخش تعلیمات کو سراہا اور آپسی بھائی چارہ اور ہمدردی بنی نوع انسان کے مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا جلسہ میں دوغیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے اور خوشنودی کا اظہار کیا جلسہ میں حاضرین کی تعداد تقریباً ایک صد رہی دوران جلسہ تمام حاضرین اور مہمانان کرام کیلئے ناشتہ اور کھانے کا انتظام کیا گیا تھا اللہ کے فضل سے جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں میں نمایاں کامیابی اور برکت عطا فرمائے۔ (فضل حق خان مبلغ سلسلہ سرکل انچارج تھلک)

صوبہ بہار میں لجنہ اماءاللہ کی مساعی

صوبہ بہار کی لجنات کی کارکردگی میں تیزی لانے کیلئے بھاگلپور اور پورنیہ کا دورہ کیا گیا۔ مورخہ 14.8.06 کو پورنیہ سرکل پہنچے جہاں کچھ لجنات آئی ہوئی تھیں ان کو لائحہ عمل کے مطابق کام کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ پورنیہ میں نئی جماعت ہے اس لئے وہاں متعین مبلغ صاحب معلم صاحب کو لجنات کی تنظیم کو منظم کرنے کی طرف متوجہ کیا۔

15/8/06 کو بھاگلپور میں بردپورہ کی صدر لجنہ اور بھاگلپور کی تمام لجنات کی میٹنگ کی گئی اور انہیں لجنہ مرکزیہ کے لائحہ عمل کے مطابق لجنات کی تنظیم کو مضبوط کرنے اور مختلف ضروری امور کی طرف متوجہ کیا نیز سبھی لجنات کو لائحہ عمل وسرکلر کے مطابق عمل کرنے اور اجلاسات میں بلاناغہ شرکت کرنے اور لجنہ کی تنظیم کو مضبوط کرنے اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کے تحت ایم ٹی اے پروگرام سے فائدہ اٹھانے کی طرف متوجہ کیا۔ (صوبائی صدر لجنہ بہار)

بہار کی مختلف جماعتوں کا تربیتی دورہ

پروگرام کے مطابق مکرم محمد شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار ومکرم شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ وسرکل انچارج بھاگلپور اور مکرمہ صوفیہ شریف صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ بہار مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ پورنیہ وخاکسار پر مشتمل ایک وفد نے بہار کی بعض جماعتوں کا تربیتی دورہ کیا۔ 14.8.06 کو وفد پورنیہ پہنچا۔ جہاں سرکل میں معلمین کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور بیس نئے احمدی جس میں نئے صدر صاحبان اور نئے احمدی تھے کے ساتھ میٹنگ کی بیعت کنندگان سے رابطہ کرنے اور تبلیغی وتربیتی کام کو آگے بڑھانے پر غور کیا گیا۔ (محبوب حسن معلم پٹنہ بہار)

چندپورہ سرکل موتی ہاری میں تربیتی اجلاس

مورخہ 3.9.06 کو سرکل موتی ہاری کے چندپورہ جماعت ضلع چھپرا میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں شامل ہونے کیلئے محترم صوبائی امیر صاحب بہار ومحترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ بہار وخاکسار چندپورہ پہنچے۔ تربیتی اجلاس کا آغاز محترم محمد شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم مکرم فضل احمد صاحب معلم چندپورہ نے پڑھی مکرم سید شکراللہ صاحب مبلغ وسرکل انچارج موتی ہاری نے مختصراً تربیتی پہلو پر تقریر کی۔ آخر میں محترم محمد شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار نے اپنے اختتامی خطاب میں تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ لوکل نومبائعین نے متعین معلمین کرام کی کارکردگی کو سراہا۔

(محمد عادل حسین معلم وقف جدید بیرون۔ پٹنہ)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

فلسطین کے مظلوم عوام

فلسطین ارض مقدس آج انسانی خون سے لالہ زار بن رہی ہے۔ عرب بچوں، عورتوں، جوانوں اور بوڑھوں کے خون سے اسے سینچا جارہا ہے۔ ''الجزیرہ'' چینل کے مطابق اسرائیل کی فوج آئے دن اپنی مرضی کے مطابق جس شہر اور جس بلڈنگ اور جس انسان کونشانہ بنانا چاہتی ہے بڑی آسانی سے وہ اپنے اس مکروہ منصوبہ میں کامیاب ہوتی نظر آتی ہے۔ وہ بابا جھجک اور روک ٹوک کے معصوم فلسطینی عوام کو اپنی گولیوں کا نشانہ بناتی ہے۔ یہ لوگ بے یارومددگار ہیں ان کی مالی امداد بھی بند کردی گئی ہے انہیں بھوکا پیاسا رہنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ اس کے لئے مختلف قسم کے ہتھکنڈے اپنائے جارہے ہیں۔ ان لوگوں کا کیا قصور ہے؟ یہ اپنے مقدس خطہ کو صیہونیت، استبدادی چنگل میں دینے پر رضامند نہیں۔ عرب صدیوں سے یہود کا ملجا و ماوی رہے ہیں۔ مسلمان سلطنتیں عیسائیوں کے ستائے ہوئے یہودیوں کو پناہ دیتی رہی ہیں۔ ان سے ہمیشہ حسن سلوک کرتی رہی ہیں اور سلطنت میں یہود کو ذمہ دار عہدے دیئے گئے ہیں مگر آج کا یہودی انتہا پسند یہودی، ماضی سے آنکھیں بند کرکے مسلم قوم کے جذبات کو مجروح اور فلسطینی عربوں کی اکثریت کو پاؤں تلے روندنا چاہتا ہے۔ کئی یہودی بستیاں جبراً آباد کی گئیں کئی دیہات جو عربوں کی بستی تھی آج یہودی مستعمرات نظر آتے ہیں وہاں کے عرب باشندے ان کی عورتیں اور بچے جلاوطن کردیئے گئے وہ کتنا ہولناک اور بھیانک منظر تھا جب بوڑھے مرد اور عورتیں بلبلاتے ہوئے اس زمین سے الگ کئے جاتے ہیں آخر کار عرب لوگوں نے سوچا غور کیا اور آہستہ آہستہ آواز بلندی اور انگریزی سیاست سے اپیلیں کیں وفود بھیجے مگر آہ!! انگریزی حکومت کے سیاسی کان بہرے تھے۔ عربوں کی نہ سنی گئی جس کا انجام ہمارے سامنے ہے۔ ہزاروں معصوم لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا کروڑوں بلکہ اربوں کی جائیداد کو تباہ و برباد کیا گیا اسرائیل کے جنگی جہاز بلا روک ٹوک فلسطینی علاقہ میں گھس کر بموں کی بوچھاڑ کرکے بڑی آسانی سے واپس لوٹ جاتے ہیں کوئی ان کی مزاحمت نہیں کی جاتی ہے بلکہ بعض ممالک اس بات سے خوشی محسوس کرتے ہیں کہ فلسطین کی عوام میں ایک نا اتفاقی پیدا ہوگئی ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

اس دفعہ کافی عرصہ بعد فلسطین میں باقاعدہ چناؤ کرایا گیا اور عوامی حکومت برسر اقتدار آئی چونکہ اقتدار پارٹی کسی بھی صورت میں اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرنے پر رضامند نظر نہیں آتی ہے لیکن دوسرا فریق الفتح اسرائیل کے وجود کو ماننے کیلئے تیار نظر آتا ہے یہی وجہ ہے کہ دونوں فریق کے مابین ایک ماہ سے شدید اختلاف پیدا ہوا ہے یہاں تک کہ آپس میں گولیوں کا تبادلہ بھی ہوا ہے اور دونوں طرف کافی مالی جانی نقصان بھی ہوا ہے۔ فلسطین کے وجود کے مخالف کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ فلسطینی عوام کبھی اکٹھے نہ ہوں اور اکٹھے ملکر اسرائیل کا مقابلہ نہ کریں یہ عرب قوم کی بڑی غلطی ہے۔ اس وقت مصالحت کی بہت جلد ضرورت ہے ورنہ اس کا پورا پورا فائدہ اسرائیل کو ہوگا۔

دنیا کے انصاف کے ادارے خاموش کیوں ہیں؟

کیا یہ جو کچھ فلسطین میں ہورہا ہے انصاف پر مبنی ہے؟ کیا فلسطین کے لوگوں کو جینے اور حکومت کرنے کا حق نہیں ہے کیوں دنیا خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے کیوں اس وقت امریکہ اسرائیل کو بمباری سے روکتا نہیں ہے جو کہ روز فلسطین پر حملہ کرتا ہے پانچ بڑی طاقتیں جو یو این او اور سلامتی کونسل کے ممبر ہیں کیوں اس سلسلہ میں کوئی اہم اقدام نہیں کرتیں۔ کب تک یہ ظلم وستم کا دور چلتا رہے گا کب تک فلسطین کی عوام کو دہشت گردی کا سامنا کرنا پڑے گا کب یہ ادارے بیدار ہوں گے جب فلسطین میں خانہ جنگی عروج کو پہنچ جائے گی۔؟ آخر اس کائنات کا بھی ایک خدا ہے جو کہ وقتاً فوقتاً اپنی کسی نہ کسی رنگ میں جھلک دکھاتا رہا ہے اور آج بھی دکھاتا ہے۔ اس کے آگے سب طاقتیں ہیچ ہیں وہ چاہے تو دنیا کو ایک منٹ میں ملیامیٹ کردے اور زمین کو تہ و بالا کردے مگر وہ عذاب دینے میں اور بدلہ لینے میں بہت نرم اور مہلت دینے والا ہے لیکن جب ظلم کی حد ہو جاتی ہے پھر وہ عذاب دینے میں بہت سخت ہے۔

مظلومین کی آہوں سے بچیں

یقین جانئے کہ یقیناً مظلوم کی آہیں ایک دن رنگ لائیں گی خواہ وہ فلسطین کے مظلوم ہوں یا افغانستان یا عراق یا کسی بھی ملک کے لوگ ہوں مگر شرط یہ ہے کہ وہ مظلوم کبھی ظالم نہ بنیں۔ بات دراصل یہی ہے کہ مسلمان قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو بھول گئے ہیں وہ خود اب بعض جگہ غلط طریقے استعمال کرتے ہیں جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا ہے اس لئے وقتی طور پر خدا کی نصرت میں بھی تاخیر ہورہی ہے۔ خاص طور سے ملاؤں کا جو ٹولہ ہے اُس نے دین اسلام کو بدنام کردیا ہے اُس کی شہ پر کچھ نوجوان غلط راستہ اختیار کرتے ہیں۔

یہ فرقہ پرست ملاں جہاں بھی ہے عوام کو گمراہ کررہا ہے۔ خود تو گناہوں میں مبتلا ہے عوام کو بھی گمراہ کرتا ہے حال ہی میں سری لنکا میں ایک ایسے ہی مولوی نے ایک احمدی کے بارے میں فتویٰ دیا کہ ان کو قتل کرو تو ثواب ملے گا اور خود عمرہ کرنے کیلئے مکہ معظمہ چلا گیا افسوس ایسے لوگوں پر کہ اس بابرکت ماہ رمضان میں بھی ان کو چین نہیں اور قرآن اور اسلام سے ہٹ کر تعلیم دیتے ہیں چنانچہ سری لنکا میں اُسی کی شہ پر ایک احمدی کو حال ہی میں شہید کیا گیا اگر فلسطین کی عوام خدا اور اُس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلے گی اور دُعا سے کام لے گی اور خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھے گی اور خدا کی رسی آج صرف اور صرف اس دور کے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے سے ہی مل سکتی ہے اگر وہ ایسا کریں گے تو انشاء اللہ کامیابی اُن کے قدم چومے گی۔ ہماری دُعا ہے کہ خداتعالیٰ دنیا میں امن چین نصیب کرے اور فلسطین کی معصوم عوام کو ان کے پورے حقوق ملیں تاکہ وہ راحت کی زندگی گذار سکیں گے۔ (محمد یوسف انور قادیان)

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۶ء پر تشریف لانے والے احباب متوجہ ہوں

عیدالاضحیٰ یکم جنوری ۲۰۰۷ء کو متوقع ہے۔ اگر ذیقعدہ کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو تو ۳۱ دسمبر کو بھی عید ہوسکتی ہے لہذا جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب نماز عیدالاضحیٰ قادیان میں ادا کرسکتے ہیں۔ اس صورت میں انکو اپنی واپسی ریزرویشن ۲ جنوری کی کروانی ہوگی لیکن جو دوست عید سے پہلے گھر واپس پہنچنا چاہتے ہوں انکو ۲۹ دسمبر بروز جمعہ واپسی سفر اختیار کرنا ہوگا جبکہ شوریٰ کے نمائندگان کو یہ بھی خیال رکھنا ہے کہ ۲۹ دسمبر کو مجلس شوریٰ منعقد ہونی ہے جو شام تک جاری رہ سکتی ہے۔ لہذا تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے واپسی سفر کی ریزرویشن کروانی چاہئے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

MUSTAFA BOOK COMPANY
Agent of Govt. Publication and Educational Suppliers
Fort Road, Kannur-1, Ph: 2769809
C.B.S.E, N.C.E.R.T, College, +2, Text & Guides, Stationeries
School Guides, Computer Stationery, Note Books, Forms & Registers

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16152 :: میں ایس ابراہیم ولد وی این شمس الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عارف محمد بی ایم　　العبد ایس ابراہیم　　گواہ شریف احمد

وصیت 16153 :: میں میر عبدالحفیظ ولد میر عبدالحی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن محی الدین پور ڈاکخانہ کوبمی (سونگھڑہ) ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/3400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اکتوبر ۰۵ء سے نافذ کی جائے۔　　گواہ محمد وسیم خان　　العبد میر عبدالحفیظ

گواہ ایس ایم بشیر الدین

وصیت 16154 :: میں اسد رشید ولد شیخ عبدالرشید قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور ڈاکخانہ کدمہ ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 17550 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ سید جمیل احمد　　العبد اسد رشید　　گواہ محمد انور مبلغ سلسلہ

وصیت 16155 :: میں فرزان احمد خان ولد اکبر خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور ڈاکخانہ آزاد نگر ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.9.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے ایک عدد پلاٹ 9 گونٹھ قیمت اندازاً 45000 روپے مکان بمع زمین 750 مربع فٹ قیمت اندازاً 100,000 روپے اس میں بیس ہزار روپے مرکزی امداد شامل ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/4048 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد فرزان احمد خان　　گواہ امام حسین احمد

وصیت 16156 :: میں امام حسین احمد ولد یونس احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 1991ء ساکن حال جمشید پور ڈاکخانہ آزاد نگر ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/2840 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد امام حسین احمد　　گواہ فرزان احمد خان

وصیت 16157 :: میں سید معین الحق ولد محترم سید ظہیر الحق قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور ڈاکخانہ آزاد نگر ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے مکان بمعہ ۵ کٹھہ زمین آبائی مشترکہ زیر تصفیہ نمبر .1/1/c۔ 150 شیئر ٹاٹا اسٹیل قیمت -/60,000۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 11100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد سید معین الحق　　گواہ فرزان احمد خان

وصیت 16158 :: میں مبشر احمد جمشید پور ولد مقبول احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت، پیدائشی احمدی ساکن باری نگر ڈاکخانہ ٹلکو ورکس جمشید پور ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والد صاحب کا مکان معہ زمین 4 کٹھہ ہے اسمیں پانچ بھائی دو بہنیں اور والدہ شریک ہیں۔ میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد مبشر احمد　　گواہ سید معین الحق

وصیت 16159 :: میں سید ناصر احمد ولد سید احتشام الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور ڈاکخانہ ساکچی ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے 2 گونٹھ زمین بمقام کوبمی سونگھڑہ میں زیر تعمیر مکان بمقام بھونیشور 60x40 مربع فٹ ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/24000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید جمیل احمد　　العبد سید ناصر احمد　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 16160 :: میں سلیم احمد یاسین ولد یاسین شریف قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے ایک میرا ذاتی مکان بمقام سکھ ولیج سکندر آباد میں ہے (پلاٹ نمبر 150) 61 مربع گز ہے قیمت -/4,00000 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی ایم رشید　　العبد سلیم احمد یاسین　　گواہ داؤد احمد الہ دین

وصیت 16068 :: میں سی جی نصیر ولد کے، کے، جلال الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد　　العبد: سی جی نصیر احمد　　گواہ: شریف احمد

خوراک میں پہلے جیسی بات کیوں نہیں؟

ہم زیادہ کھاکر بھی غذائیت کی کمی میں مبتلا ہیں

انسان کی حالیہ برسوں میں سب سے بڑی کامیابی یہ ہیکہ اس نے نباتات وحیوانات کی دنیا میں مداخلت کرنا سیکھ لیا ہے۔ انکی افزائش نسل بڑھانے اور مقدار میں اضافے کے فوائد مسلمہ ہیں لیکن کچھ نقصانات بھی منظر عام پر آرہے ہیں فارمنگ کو صنعت بنا کر جدید سائنسی طریقے اختیار کرنے کی وجہ سے تازہ پھلوں، سبزیوں اور گوشت میں ان معدنیات کا تناسب غیر معمولی طور سے کم ہوا ہے جو جسمانی نظام کو چلانے اور صحت مندر کھنے کیلئے ضروری ہیں۔

اس ضمن میں تحقیق کرنے والوں نے نشاندہی کی ہے کہ مویشیوں کی افزائش نسل اوران کی غذائی عادات میں تبدیلی نیز جدید طرز کاشتکاری اس کا سبب ہے انسانی خوراک کے چند کلیدی گروپس میں فولاد کیلشیم اور میگنیشیم جیسی معدنیات کی سطح جانچی گئی تو پتہ چلا کہ دودھ میں فولاد ۶۲ فیصد کم ہوگیا ہے۔ اس کا عمل آکسیجن کو پورے جسم میں پہنچانا ہوتا ہے۔ میگنیشیم ۲۱ فیصد کم ہوا ہے اس پر ہڈیوں کی تعمیر، توانائی فراہم کرنے، جسمانی درجہ حرارت کو ریگولیٹ کرنے کی ذمہ داری ہے۔ کیلشیم ۲ رفیصد کم ہوا ہے جو ہڈیاں اور دانتوں کو بنانے اور مضبوط کرنے میں مددگار ہے۔ عضلات اور اعصاب کے افعال کی عمدہ کارکردگی یقینی بناتا ہے۔ پنیر میں کیلشیم ۹ فیصد فولاد ۴۷ فیصد میگنیشیم ۳۸ فیصد کم ہوا ہے۔ یہی صورت حال مرغیوں کے معاملے میں بھی دیکھی گئی ہے اب مرغیاں فارمنگ سے حاصل ہوتی ہیں۔ انہیں ایسے تیار کیا جاتا ہے کہ محض ۴۲ دن میں ایک پرندے کا وزن ساڑھے چار پونڈ ہو جاتا ہے۔ جبکہ قدرتی حالت میں پرندے کو اس وزن تک پہنچنے کیلئے ۱۴۰ دن لگتے ہیں۔ پتہ یہ چلا کہ پکی ہوئی مرغی میں فولاد کی سطح ۶۹ فیصد کم ہوگئی کیلشیم ۳۱ فیصد کم ہوا لیکن میگنیشیم میں کمی نہیں ہوئی۔

گائے بھینس کے گوشت میں بھی تبدیلی دیکھی گئی ہے اس میں فولاد ۵۵ فیصد کم ہوا ہے میگنیشیم ۷ فیصد اور کیلشیم ۴ فیصد کم ہوا ہے معدنیات اور دیگر عناصر ہماری جسمانی اور نفسیاتی صحت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اب انسان جو پروسیس فوڈ استعمال کر رہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم زیادہ کھا کر بھی غذائیت کی کمی میں مبتلا ہیں۔ ایک ماہر غذائیت ڈیوڈ ٹامسن نے سبزیوں اور پھلوں کی متعدد اقسام میں بھی بہت سے اجزاء کی کمی نوٹ کی ہے۔ سبزیوں میں اس نے فولاد ۲۷ فیصد کیلشیم ۴۶ فیصد اور میگنیشیم ۲۴ فیصد کم پایا ہے۔ پھلوں کی ۱۷ اقسام خصوصاً کیلا، ناشپاتی، اسٹرابیری اور بلیک بیرز میں بھی معدنیات کی کمی پائی ہے۔ ٹامسن کا خیال ہے کہ زمین سے معدنیات کا کم ہونا اس کا سبب ہے دوسرا سبب یہ ہے کہ اب تازہ پھل کھانے کے بجائے اسے محفوظ کرلیا جاتا ہے۔ ❁

پاکستان نے امریکہ کو دہشت گرد فروخت کئے — ایمنسٹی

جنرل پرویز مشرف کی حکومت نے پاکستان سے دہشت گردی کے شبہے میں سینکڑوں مشتبہ افراد کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے فی کس ۵ ہزار ڈالر کے عوض فروخت کردیا۔ یہ سنسنی خیز انکشاف انسانی حقوق کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے پاکستان سے متعلق اپنی ایک نئی رپورٹ میں کیا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مشتبہ افراد کو گرفتار کرنے کے بعد بدترین جسمانی اذیتیں بھی دی گئی تھیں۔ حکومت پاکستان نے اس رپورٹ میں لگائے گئے ان الزامات کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے کہ مشتبہ دہشت گردوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا تاہم حکومت اس بات سے انکار نہیں کرسکتی کہ اس نے رقوم کے عوض ان بدنصیبوں کو امریکہ کے حوالے کیا تھا کیونکہ پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف اپنی کتاب میں یہ اعتراض کرچکے ہیں کہ مشتبہ طالبان کو پکڑ کر امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے کے حوالے کردیا گیا تھا جس کے بدلے میں امریکی تنظیم نے کروڑوں ڈالر ادا کئے تھے۔

رپورٹ کے مطابق امریکہ گنتاناموجیل میں جن افراد کو اپنی غیر قانونی قید میں رکھا ہے ان میں ۸۵ فیصد وہ ہیں جنہیں افغانستان میں شمالی اتحاد نے اور پاکستان میں اس وقت پکڑا گیا تھا جب ہر مشتبہ دہشت گرد کو امریکہ کے حوالے کرنے کے عوض ۵ ہزار ڈالر تک کے انعامات دیئے جاتے تھے۔

اس صورت حال کا لوگوں کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کرنے والے افراد نے خوب فائدہ اٹھایا اور لوگوں کو غیر قانونی حراست میں دیئے جانے کے کام میں عام مقامی لوگ اور پولیس افسران دونوں شامل رہے ہیں رپورٹ کے مطابق پاکستان میں اس قسم کی کاروائیوں کے بارے میں دہشت گردی کے خلاف جنگ سے پہلے سنا نہیں گیا تھا۔ مزید یہ کہ ان حالات میں پاکستانی عدالتیں بھی لوگوں کو تحفظ دینے میں ناکام رہی ہیں۔ ایمنسٹی کا کہنا ہے کہ ۲۰۰۱ء سے اب تک پاکستان میں اجتماعی گرفتاریوں کے کئی واقعات میں سینکڑوں پاکستانی شہریوں اور غیر ملکیوں کو پکڑا جاچکا ہے اور محض پکڑنے والے کی گواہی پر انہیں دہشت گرد قرار دیکر امریکہ کے ہاتھ فروخت کیا جاچکا ہے۔ یوں امریکہ کے حوالے کئے جانے والے افراد میں سینکڑوں کو گنتاناموکے جزیرے پر افغانستان میں بگرام ایئر بیس پر یا امریکہ کی خفیہ جیلوں میں منتقل کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ پانچ برسوں کے دوران پاکستان سیکورٹی اقدامات کے تحت حراست میں لئے جانے والے افراد میں سے بعض تو گنتاناموکی جیل میں امریکی حراست میں پائے گئے جبکہ متعدد افراد کا پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ کہاں گئے۔

اس رپورٹ میں ایسی خواتین اور بچوں کے نام بھی شامل ہیں جنہیں سیکورٹی ایجنسیوں کی کاروائیوں کے دوران حراست میں لیا گیا اور ان میں سے بعض اب بھی لاپتہ ہیں۔

ان لاپتہ افراد میں کئی نام خاصے مشہور ہیں جیسے سندھی قوم پرست لیڈر مظفر بھٹو، مشہور سندھی شاعر نواز خان زونر، سندھ قومی محاذ کے جنرل سیکرٹری اور امریکہ اور برطانیہ میں سرگرم ورلڈ سندھی کانگریس کے سابق چیئرمین ڈاکٹر صفدر سرکی، ٹی وی جرنلسٹ منیر مینگل، بلوچ افسانہ نگار اور مصنف حنیف شریف اور کئی سو دیگر افراد شامل ہیں۔ ❁

(بشکریہ روزنامہ انقلاب ممبئی 30 ستمبر 2006ء)

ملک بھر میں ڈینگو کا قہر

مہلک مرض ڈینگو کے ملک بھر میں لگ بھگ تین ہزار سے زائد کیس سامنے آچکے ہیں اور اب تک تقریباً 50 لوگوں کی موت ہوچکی ہے۔ راجدھانی میں اس بیماری سے مرنے والوں کی تعداد ۱۶ ہوگئی ہے۔ دہلی میں ڈینگو مریضوں کی تعداد بڑھ کر ۶۷۳ تک پہنچ گئی ہے۔ ڈاکٹر امبومنی رام داس نے ڈینگو کے مہلک مرض سے متاثرہ ریاستوں دہلی ہریانہ راجستھان اور اترپردیش کے وزرائے صحت کے ساتھ میٹنگ کے بعد نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ وزارت صحت پوری طرح حالات پر نظر رکھے ہوئے ہے اور متاثرہ ریاستوں سے بھی مسلسل رابطے بنائے ہوئے ہے۔ ڈینگو کی دہشت دہلی کے بعد دوسرے شہروں میں بھی پھیل گئی ہے۔ سرکاری افسران نے کانپور شہر میں ڈینگو کے ۱۲ مریضوں کی تصدیق کی ہے۔ دہلی میں ڈینگو سے سب زیادہ متاثرہ علاقہ سینٹرل زون نجف گڑھ اور شاہدرہ (نارتھ) ہیں۔ ان علاقوں میں علی الترتیب ۷۴، ۷۰ اور ۶۸ کیسوں کا اندراج ہوا ہے۔ ایمس نے ڈینگو کے بارے میں بیداری لانے کیلئے ۲۴ گھنٹوں کی ہیلپ لائن شروع کی ہے۔ یوپی میں ڈینگو کے ۲۳۳ مریض سامنے آئے ہیں۔ چنڈی گڑھ کے پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ میں ڈینگو میں مبتلا ۱۷ نئے مریضوں کو داخل کیا گیا۔ ❁

بچوں کی بین الاقوامی سطح پر خرید وفروخت

غیر قانونی کاروبار: اسلحہ اور منشیات کے بعد انسانی اسمگلنگ اور خرید وفروخت کا یہ تیسرا بڑا غیر قانونی کاروبار بن گیا ہے۔ بچوں کی بڑھتی ہوئی تجارتی مانگ کی وجہ سے سستی مزدوری اور جنسی استحصال بہت عام ہوتا جارہا ہے۔ اس کاروبار میں مختلف طریقوں سے بچوں کا استحصال کیا جاتا ہے اور ان کے ذریعے کئی فوائد حاصل کئے جاتے ہیں۔

ان بچوں سے کاشتکاری، کارخانوں اور گھریلو کاموں میں جبری مشقت لی جاتی ہے۔ بہت سے بچوں کو قحبہ خانوں میں فروخت کردیا جاتا ہے جہاں ان سے بہت ہی ناروا سلوک رکھا جاتا ہے۔ انہیں جنسی تشدد کا نشانہ بھی بنایا جاتا ہے چوری، گداگری اور منشیات فروشی کے کام لئے جاتے ہیں یا پھر کئی ممالک میں انہیں خانہ جنگی کے دوران جبری فوج میں بھرتی کیا جاتا ہے۔

غربت اہم وجہ: ان تمام وجوہات کے پیچھے سب سے بڑا محرک غربت اور ان بچوں کے گھریلو ماحول کا سازگار نہ ہونا ہے، لہٰذا ایجنٹ جھوٹے وعدے کر کے ان بچوں کو کئی برسوں سے غلام بناتے چلے آرہے ہیں۔ ان بچوں کے پاس راہ فرار نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اس لئے وہ اپنا استحصال کرنے والوں سے بھاگ نہیں سکتے کیونکہ وہ کمزور اور مجبور ہوتے ہیں۔

یونیسیف کے اعداد وشمار کے مطابق گوئے مالا سے ہزار سے پندرہ صد شیر خوار بچے ہر سال شمالی امریکہ اور یورپ کے جوڑے گود لیتے ہیں۔ ایشیا اور مغربی یورپ سے ۱۳ سال کی لڑکیاں بحیثیت دلہنیں فروخت کی جاتی ہیں۔ زیادہ تر واقعات میں یہ عورتیں چونکہ کمزور ہوتی ہیں اس لئے انہیں تنہا قید میں رکھا جاتا ہے جہاں ان پر تشدد بھی کیا جاتا ہے۔

بچوں کی ایک بڑی تعداد مغرب اور وسطی افریقہ میں فروخت کی جاتی ہے جہاں انہیں زیادہ تر گھریلو ملازمین کے طور پر رکھا جاتا ہے اور جنسی استحصال اور بے راہ روی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ساتھ ہی کارخانوں کھیتوں میں ملازم رکھا جاتا ہے ان میں ۹۰ فیصد لڑکیاں ہوتی ہیں جن کی تجارت کی جاتی ہے۔

ٹوگو، مالی، بورکینا فاسو اور گھانا سے بچوں کو نائجیریا آئیوری کوسٹ، کیمرون اور گیبون میں بیچا جاتا ہے۔ اسی طرح بچوں کو بینائن اور نائجیریا کے اندر اور باہر فروخت کیا جاتا ہے کچھ بچوں کو دور دراز علاقوں جیسے مشرقی وسطیٰ اور یورپ میں بھی فروخت کیا جاتا ہے۔

جدید ٹیکنالوجی کا اہم کردار: جنسی بے راہ روی کو بڑھانے میں جدید ٹیکنالوجی بھی اہم کردار ادا کررہی ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے بچوں کو فحاش فلمیں دکھائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے بچوں کے متعلق جنسی بے راہ روی کو فروغ مل رہا ہے اس کے علاوہ مختلف ممالک میں بچوں کے ذریعے جنسی سیاحت کو پرموٹ کیا جاتا ہے،

کیونکہ بچے اس معاملے میں غیر ضرر پذیر ہوتے ہیں۔

میکسیکو کی سماجی بہبود کی ایک رپورٹ ۲۰۰۵ء کے مطابق ۱۶ ہزار بچے عصمت فروشی کے کاروبار سے منسلک ہیں ان بچوں کی بڑی تعداد سیاحت کے مقامات پر ہوتی ہیں لیتھونیا میں ۲۰ سے ۵۰ فیصد بچے ایسے ہیں جنہیں کم از کم ۱۱ سال کی عمر میں اس پیشے سے منسلک کر دیا جاتا ہے۔

اچھی تعلیم اور آمدنی کا لالچ: بچوں کی منظم طور پر خرید و فروخت کرنے والے ایجنٹ عموماً مفلوک الحال اور قلاش کمیونٹیز تک رسائی حاصل کرنے کے بعد انہیں بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت بہتر ملازمت اور اچھی آمدنی کا لالچ دیکر ورغلاتے ہیں۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ ان کے بچوں کو ایسی جگہ لے جایا جارہا ہے جہاں وہ تعلیم و ملازمت دونوں جاری رکھ سکیں گے۔ وہ نہ صرف تعلیم حاصل کریں گے بلکہ ایک معقول رقم بھی اپنے خاندان والوں کو بھیجتے رہیں گے۔

یہ وہ ترغیبات ہوتی ہیں جو انہیں گھر اور خاندان چھوڑنے پر مجبور کرتی ہیں بعض اوقات اس میں ان کے گھر والوں کی رضامندی بھی شامل ہوتی ہے اور بعض اوقات وہ ان کو بغیر بتائے چلے جاتے ہیں کیونکہ بچے اور بڑے اس کے پس پردہ مضمرات سے ناواقف ہوتے ہیں۔

لڑکیوں کا استحصال: لڑکیوں کو عموماً مختلف ممالک میں جعلی سرپرستوں کے حوالے کیا جاتا ہے جہاں وہ انہیں گھر اور مارکیٹ میں مزدوری کیلئے استعملا کرتے ہیں جن کا عموماً بڑی سفا کی سے استحصال کیا جاتا ہے۔

بہت سے واقعات میں انہیں جسمانی جنسی ذہنی اور روحانی طور پر تارچ کیا جاتا ہے اگر وہ کسی طور پر اپنے مالک کو ناخوش کریں، مثال کے طور پر عصمت دری کی وجہ سے حاملہ بن جائیں تو انہیں عموماً گھروں سے باہر نکال دیا جاتا ہے اور پھر ان لڑکیوں کیلئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ عصمت فروشی کے کاروبار سے منسلک ہو جائیں۔ لڑکوں کو اسمگل کرنے کے بعد جبری طور پر انہیں کاشتکاری کے کام میں لگا دیا جاتا ہے۔ مثلاً انہیں کافی کی فصل کی کٹائی کے کام میں جوت دیا جاتا ہے۔ یہ بچے اکثر طویل گھنٹوں تک لگاتار کام کرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات خطرناک اوزاروں کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ انہیں انتہائی بدسلوکی اور مار پیٹ کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بہت سے بچوں سے رات بھر کام لیا جاتا ہے اور انہیں ہفتے کے ساتوں دن کام کرنا پڑتا ہے۔ یوں یہ بچے سال بھر بغیر معاوضے کے کام کرتے ہیں۔

مشکلات کا شکار بچے: بدقسمتی سے جو بچے بھاگنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں وہ بھی مشکلات کا شکار رہتے ہیں انہیں عصمت فروشی کے خلاف قانونی یا غیر قانونی ہجرت کے زمرے میں مجرموں کی طرح قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں اس کے علاوہ اگر ایسے بچے گھروں کو لوٹ جائیں تو ان سے نہ صرف امتیازی سلوک برتا جاتا ہے بلکہ ان کی کمیونٹی کی طرف سے ان پر ہمیشہ کیلئے ایک بدنما دھبہ لگا دیا جاتا ہے اور یوں ایسے بچوں کو معاشرے میں ایک ناکارہ چیز کی طرح پھینک دیا جاتا ہے۔

عورتوں اور بچوں کی خرید و فروخت: بنگلہ دیش سے عورتوں اور بچوں کی بہت بڑی تعداد جنسی بے راہ روی جبری گھریلو غلامی اور جبری مشقت کے مقاصد کیلئے دوسرے ممالک میں فروخت کیا جاتا ہے بنگلہ دیشی لڑکیاں اور بچے ہندوستان پاکستان، بحرین، کویت اور متحدہ عرب امارت میں فروخت کئے جاتے ہیں۔

ادیش بابا ۲۰۰۵ء کی رپورٹ کے مطابق ایتھوپیا کے بچوں کو گھریلو ملازمت اور عصمت فروشی کیلئے سب سے کم قیمت میں فروخت کیا جاتا ہے انٹرنیشنل آرگنائزیشن مائگریشن کے مطابق ۲۰ ہزار کے لگ بھگ بچوں کو جن میں ۱۰ سال کی عمر تک کے بچے بھی شامل ہیں، ہر سال والدین اور دلالوں کے ذریعے ایتھوپیا کے باہر فروخت کئے جاتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ایتھوپیا میں تقریباً ۵۶ لاکھ یتیم بچے موجود ہیں جو پورے ملک کی آبادی کا ۱۳ فیصد ہیں ان میں سے دولاکھ کے قریب بچے ملک کی دارالحکومت کی گلیوں میں رہتے ہیں۔ یہ وہ بچے ہیں جو انسانی حقوق سے محروم غربت اور کسمپرسی کی حالت میں پروان چڑھتے ہیں۔ ❀

نادار طلباء کو امداد تعلیمی فراہم کرنے کیلئے
صاحب ثروت احباب سے ضروری گزارش

مستحق افراد جماعت کی طرف سے ہندوستان بھر سے اپنے بچوں کی تعلیم کیلئے تعلیمی امداد فراہم کرنے کی درخواستیں نظارت تعلیم کو کثرت سے موصول ہوتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظارت کو ارشاد فرمایا ہے کہ نادار طلباء کے فنڈ کو مضبوط کیا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ نادار طلباء کے تعلیمی اخراجات کیلئے اعانت دی جاسکے۔

لہذا جماعت کے ایسے افراد جو اس فنڈ میں حصہ لینے کی حیثیت رکھتے ہیں اس ارشاد کی روشنی میں اپنے عطیات کی رقوم ''امداد نادار طلباء'' کی مد میں دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ارسال کریں اور نظارت کو بھی اس کی اطلاع بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔ (شیراز احمد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

تعلیم القرآن کی رپورٹوں کے سلسلہ میں
تمام سرکل انچارج صاحبان کے لئے ضروری ہدایات

بھارت کے مختلف صوبہ جات میں متعین سرکل انچارج صاحبان تعلیم القرآن کی رپورٹیں بھجواتے وقت درج ذیل امور کا دھیان رکھیں۔

(1) رپورٹ میں تجدید کے خانہ کو ضرور مکمل کیا کریں جس سے جماعت کی معین تعداد کا علم ہوتا ہے

(2) یسرنا القرآن پڑھنے والوں اور ناظرہ قرآن مجید پڑھنے والوں کی معین تعداد کے ذکر کے ساتھ ساتھ وقف عارضی اور ایم ٹی اے سے استفادہ کی طرف ضرور دھیان دیں۔

(3) تمام معلمین کرام سے رپورٹیں حاصل کر کے یکجائی طور پر نظارت تعلیم القرآن میں بھجوایا کریں۔ رپورٹیں مرکز میں بھجوانے سے پہلے ہر رپورٹ کا خود بھی جائزہ لیا کریں اور قابل اصلاح امور کے متعلق معلمین کرام کو توجہ دلایا کریں۔ جن معلمین کی طرف سے رپورٹیں نہیں ملتیں ان کے اسماء اور پتہ جات بھی دفتر کو ضرور بھجوایا کریں۔

(4) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مختلف جگہوں پر تعلیم القرآن کے سلسلہ میں ٹارگیٹ دیئے گئے ہیں اس معینہ مدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر وقت اپنے ٹارگیٹ پورے کریں تاکہ اجتماعی طور پر تقاریب آمین کا انعقاد ہو۔

(5) جو مبلغین و معلمین کرام کسی سرکل کے ماتحت نہیں اور اپنی اپنی جماعتوں میں کام کر رہے ہیں وہ بھی باقاعدگی سے ہر ماہ تعلیم القرآن رپورٹ بھجوایا کریں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

طلباء کے لئے مفید معلومات

فشریز سائنس میں کیریئر کے مواقع

ہندوستان کے پاس ہزاروں کلومیٹر لمبے سمندری کناروں کی وجہ سے غذائی اشیاء اور پیداوار کی بے پناہ امیدیں ہیں۔ ان اشیاء میں صرف کھانے والی مچھلیاں ہی نہیں ہوتیں بلکہ ایسی مچھلیاں بھی ہوتی ہیں جن کا استعمال کئی طرح کی دوائیاں اور تیل بنانے کیلئے کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سمندر میں پائی جانے والی دوسری آبی اشیاء کا استعمال بھی دوا بنانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ بڑھتی آبادی کی ضرورتوں کی وجہ سے مچھلی اور دوسری غذائی اشیاء کی مانگ میں اضافہ ہوا ہے۔ اس شعبے نے کاروبار کی شکل اختیار کر لی ہے۔ حالانکہ ہندوستان میں مچھلی پالن کاروبار ابھی شروعاتی دور میں ہے لہٰذا اس میدان میں تربیت یافتہ افراد کی بہت مانگ ہے۔

مذکورہ میدان میں کیریئر بنانے کے خواہش مند افراد میں سمندری زندگی آبی جانداروں کی پہچان اور ان کی حفاظت میں دلچسپی ہونا چاہئے فشریز سائنس کے سلیبس میں مختلف انواع کی مچھلیوں کی زندگی، فطرت اور پیداوار کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے۔ فشریز سائنس میں خصوصی طور پر گریجویشن کی ڈگری لی جاسکتی ہے گریجویشن میں داخلے کیلئے بارہویں جماعت سے بائیو سائنس کے مضمون میں کامیابی لازمی ہے۔ فشریز سائنس کے تمام کورسز کی میعاد علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔ بیچلر آف فشریز سائنس کا کورس تین سالہ ہوتا ہے اور ماسٹر آف فشریز سائنس کا کورس دو سالہ ہوتا ہے۔

اس میدان میں کام کرنے والوں کا کام جدید تکنیک کے ذریعے مچھلیوں کی پیداوار میں اضافہ کرنا دوسرے آبی جانداروں کو نقصان پہنچائے بغیر جدید تکنیک سے مچھلیاں پکڑنا، آبی آلودگی سے مچھلیوں کی حفاظت کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ مچھلیوں کی پیداوار میں عالمی سطح پر ہندوستان کا چھٹا مقام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقبل میں مذکورہ میدان میں کافی ترقی ہوگی۔

جہاں تک اس میدان میں روزگار کا سوال ہے تو وہ سرکاری اور نجی میدان دونوں شعبوں میں موجود ہے۔ اسی طرح آپ اسے خود روزگار کے طور پر بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ فشریز سائنس کے سند یافتہ افراد ہیچری، فش فرم، فش کلچر، فوڈ پروڈکشن، پروسیسنگ، پیکیجنگ اور مارکیٹنگ میں کیریئر بنا سکتے ہیں۔ ملک کی بڑی یونیورسٹی میں فشریز سائنس کی تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے۔ ✿✿

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُم کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُم تَسْحِیْقًا

اے اللہ تو انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے

(معاندین احمدیت اور شر پسند مُلّاؤں کو پیش نظر رکھ کر یہ دعا احباب کثرت سے کریں)

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel (0091) 1872-220814
lbadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 26 October 2006 | Issue No. 43

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U. S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U S $

عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں

کالیکٹ کیرلہ سے شائع ہونے والے کثیر الاشاعت اخبار ''ورد ھامانم'' کی 13 جون 2006 کی اشاعت میں ''سری نگر کشمیر میں یسوع مسیح کی قبر ہونے کا خیال تقویت حاصل کر رہا ہے'' کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے اس کا ترجمہ قارئین بدر کی دلچسپی کے لئے درج کیا جارہا ہے (محمد عمر مبلغ انچارج مبلغ کیرلہ)

اخبار لکھتا ہے: یسوع مسیح کی وفات کے بارہ میں جوافواہ پھیلائی گئی ہے وہ تقویت پارہی ہے دنیا بھر کے مؤرخین اور آثار قدیمہ کے محققین اور مختلف مذاہب کے پیروکار اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یسوع مسیح کی تدفین سری نگر میں ہوئی تھی۔ حال ہی میں شائع شدہ دو کتب Jesus last king of Kashmir, Life after erulification میں جب یہ بات واضح کی گئی تو یہ خیالات پھر موضوع بحث ہوئے ہیں۔ ان ہر دو کتب کی مصنفہ ایک جرمن خاتون سوسنا اولسن ہیں۔ اس واقعہ کے بارے میں تحقیق کرنے کیلئے اس سال کے آخر میں جرمنی سے دو محققین آثار قدیمہ سری نگر میں پہنچ رہے ہیں۔ نیز جنتا پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر Subramania Swami نے بتایا کہ اس بارے میں تحقیق کرنے کے لئے محققین کو روانہ کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ کتابیں پڑھنے کے بعد مجھے یسوع مسیح اور موسیٰ کے بارے میں اور ان کی وفات کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ تمام مسلمان بشمول کشمیری عوام یسوع اور موسیٰ کو بنی اسرائیل کے انبیاء مانتے ہیں اور قرآن میں ان کے بارے میں کئی مقامات میں ذکر موجود ہے کشمیری عوام کا اپنے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ وہ لوگ خود بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہیں یہ خیال بھی پایا جاتا ہے کہ وادی کشمیر میں پہنچنے کے بعد یسوع نے لداخ کے ہمس بدھ مٹھ کی زیارت کی تھی اور بدھ مذہب کو اپنایا تھا اس کے بعد آپ وطن پہنچے پھر دشمنوں کی ایذا رسانی سے بچنے کیلئے دوبارہ کشمیر واپس پہنچ گئے تھے۔ کچھ عرصہ قبل اسرائیل اور جرمنی وغیرہ دنیا کے مختلف اطراف سے بعض دانشمند افراد نے وادی کشمیر پہنچ کر اس بارے میں پوری تحقیق کی تھی لیکن انہیں کوئی قابل قدر نتیجہ برآمد نہ ہوا تھا۔ اس وجہ سے یہ لوگ واپس ہوئے۔ لہٰذا اگر حقائق سے پردہ اٹھایا جاتا ہو تو جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ جس مقام میں یسوع دفن کیا گیا تھا یعنی سری نگر کے خانیار محلہ کے روزہ بل اور اسی طرح موسیٰ کو دفن کی گئی جگہ یعنی بندی پور میں وسیع پیمانے پر سائنسی طریقہ پر تحقیق کرنی چاہئے۔ اسرائیل اور کشمیر کے درمیان زبان اور تہذیب وتمدن کی یگانگت سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ اسرائیل کا ایک حصہ کشمیر میں آباد ہے کشمیر کے مختلف اقوام اور ان کے مقامات کے اسماء اسرائیلی اسماء سے مطابقت رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں صوبہ کشمیر کی سرکاری زبان اُردو میں بہت سارے عبرانی الفاظ پائے جاتے ہیں یسوع مسیح کی کشمیری زندگی کے بارے میں عزیز کشمیری کی کتابوں میں دونوں ملکوں کے کھانے پینے کے عادات واطوار کے بارے میں بھی بتایا گیا تھا۔ سوسنا نے اپنی کتاب میں وادی کشمیر میں اپنے سات سالہ طویل اور مسلسل دوروں میں حاصل شدہ اُمور کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ مصنفہ نے وادی کشمیر اور ہندوستان کے مختلف اطراف کی سیاحت کرنے کے بعد یسوع مسیح کے صلیبی واقعہ کے بعد کے حالات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے افغانستان وغیرہ ممالک کا بھی سفر اختیار کیا تھا۔ اس قسم کی کتاب کی تصنیف کا رجحان اُنہیں مختلف مذاہب کی کتابوں اور یورپ اور ایشیا کی تواریخ کے مطالعہ سے پیدا ہوا ہے۔ بہر حال ذاتی طور پر بلاشک وشبہ سوسنا کو اس بات کا یقین ہے کہ کشمیر میں پائی جانے والی قبر یسوع مسیح ہی کی ہے لیکن وہ اس کوشش میں ہیں کہ انہیں اس بارے میں سائنس کی تائید حاصل ہو۔ (روزنامہ ورتامانم مالایالم صفحہ ۱۵۔ ۱۳ جون ۲۰۰۶ء کالیکٹ)

حضرت عیسیٰؑ کوہِ ہمالیہ میں

قبر عیسیٰ پر جرمن ٹیلی ویژن ZDF پر دکھائی جانے والی 2003ء کی ویڈیو فلم جس کا عنوان "Jesus im Himalaja" ہے یعنی ''حضرت عیسیٰؑ کوہِ ہمالیہ میں''

دورانیہ فلم 41 منٹ: صلیب پر زخمی ہو کر مگر زندہ بچنے کے بعد حضرت عیسیٰ فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر گئے اور وہاں لمبی عمر پا کر طبعی موت سے وفات پائی۔ قبر عیسیٰ سری نگر، کشمیر، انڈیا میں واقع ہے۔ اس قبر کے ساتھ ایک مٹی کی سل نصب ہے جس پر حضرت عیسیٰ کے صلیب کے واقعہ کے دوران پاؤں میں ٹھونکے جانے والے کیلوں کے زخموں کے باقی ماندہ نشان محفوظ کئے گئے ہیں۔ فلم تیار کردہ: ماہر معاشرتی علوم Dr. Jeff Salz (American) Historian Professor Fida Hasnain (of Kashmir India)

تحقیقی ثبوت: ۱- قبر عیسیٰ پر تحقیقی شواہد اور ایک روسی اخبار نویس کی 1894ء کی تحریری گواہی۔

۲- تبت کے بدھ مذہب کی مذہبی کتب کی تحریری روایات سے ثبوت۔ ۳- ہندو مذہب کی وید کی تفسیر کی کتاب ''بھوشیہ ماہاپرانا'' کی تحریر سے گواہی۔ یہ ''پرانا'' کی کتاب سنسکرت زبان میں سن 115ء کی لکھی ہوئی ہے یہ کتاب ہندوستان کے شہر بمبئی میں ''بمبئی یونیورسٹی کے اورینٹل انسٹی ٹیوٹ'' میں موجود ہے۔ اس کتاب کے حوالہ میں ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ نے شال باہن یا شالی واہن خاندان کے راجہ سے کوہِ ہمالیہ میں ملاقات کی تھی اور تاریخی لحاظ سے یہ واقعہ صلیب کے واقعہ کے بعد سن 78 عیسوی کے زمانہ کا ہے۔

۴- وادی لداخ اور وادی تبت کے لوگوں کی زبانی تائیدی گواہیاں، انٹرویوز، کہ عیسیٰؑ یہاں آئے تھے۔

(جرمن کمنٹری سے اردو تلخیص و تحریر: مظفر محمود احمد جرمنی)

پاکستان میں احمدیوں کیخلاف ظالمانہ کارروائیاں

روزنامہ الفضل ربوہ کے دفتر پر بلاجواز چھاپہ۔ مذہبی منافرت پھیلانے اور جذبات کو مجروح کرنے کے جھوٹے اور بلاثبوت الزام میں گرفتاریاں

شوگر کے مریض ساٹھ سالہ سلطان احمد ڈوگر پرنٹر روزنامہ الفضل تاحال حراست میں

9 ستمبر 2006ء کو پولیس نے صوبائی حکومت سے جاری ہونے والے احکامات پر جماعت احمدیہ کے ترجمان اخبار روزنامہ الفضل ربوہ کے دفتر پر بلاجواز چھاپہ مارا اور مدیر، ناشر، اور پرنٹر کو گرفتار کرنے کی غرض سے تلاشی لی۔ ان تینوں افراد کو دفتر میں موجود نہ پاکر بالکل غیر متعلقہ احمدی افراد قاسم احمد صاحب اور عبدالستار صاحب کو گرفتار کرلیا گیا۔ پولیس ان تینوں بے گناہ افراد، مدیر، ناشر اور پرنٹر کی تلاش میں چھاپے مارتی رہی اور پھر سلطان احمد ڈوگر صاحب، پرنٹر الفضل کو ان کی رہائش گاہ سے گرفتار کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ اس وقت تک ان تینوں افراد کے خلاف کوئی جواز گرفتاری کا نہ تھا، البتہ سلطان ڈوگر صاحب کی گرفتاری کے بعد ایک F.I.R درج کی گئی F.I.R میں روزنامہ الفضل پر منافرت پھیلانے اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا الزام لگایا گیا۔ ظلم دیکھئے کہ دعویٰ کے ساتھ دلیل کے طور پر ایک بھی اقتباس الفضل سے پیش نہیں کیا گیا جس میں سے مذہبی منافرت پھیلانے یا مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا شائبہ بھی ملتا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ گرفتاریوں سے دو روز قبل انتہا پسند تنظیم جو مجلس تحفظ ختم نبوت کہلاتی ہے نے ربوہ میں اپنا اجتماع منعقد کیا۔ جماعت احمدیہ کی دن دونی رات چوگنی ترقیات کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے کی ناکام کوشش میں مصروف یہ تنظیم سالہا سال سے اپنا یہ اجتماع منعقد کرتی آئی ہے۔ یہ امر قابل توجہ، باعث حیرت اور قابل صد افسوس ہے کہ یہ اجتماع حکومت کی منظوری اور حکومت کی سرپرستی میں ہوتا ہے اس اجتماع کا مقصد جماعت احمدیہ کو ایذا پہنچانیکے طریقوں پر غور کرنا اور پھر حکومت پر دباؤ ڈال کر ان پر عمل درآمد کروانا ہے۔ الفضل کے دفتر پر چھاپہ سے دو روز قبل منعقد ہونیوالے اجتماع میں اس تنظیم کے انتہا پسند رہنماؤں نے دیگر بے بنیاد اور انسانیت سوز مطالبات کے علاوہ جماعت احمدیہ کے اخبارات اور رسائل پر پابندی لگانے کا بھی حکومت سے مطالبہ کیا۔ یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کے اخبارات و رسائل جماعت احمدیہ کی تعلیمات کے عین مطابق خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو عام کرنے کا مقدس فریضہ انجام دیتے ہیں۔ بے بنیاد اور جھوٹی F.I.R سلطان احمد ڈوگر صاحب اور مکرم آغا سیف اللہ صاحب کے خلاف درج کرائی گئی۔ ظلم کی حد تو یہ ہیکہ ایف آئی آر میں دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا نام نہیں بلکہ ''دیگر'' لکھا گیا ہے۔ ''دیگر'' کا لفظ استعمال کرنے سے عملاً مراد یہ ہے کہ وہ کسی بھی احمدی کو اس ایف آئی آر کے تحت گرفتار کر سکتے ہیں۔ یہ ایف آئی آر کسی فرد یا تنظیم کی طرف سے نہیں بلکہ نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اثر حکومتی انتظامیہ نے خود درج کر ڈالی ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق یہ چھاپے اور گرفتاری بحکم اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل آف پولیس عمل میں آئیں۔

تازہ ترین اطلاع کے مطابق محترم سلطان احمد صاحب ڈوگر کی ضمانت کی درخواست بھی رد کر دی گئی ہے۔ انہیں گرفتاری کے دو روز بعد فیصل آباد کی انسداد دہشت گردی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں جج نے انہیں ایک ہفتہ کی مدت کے بعد پیش کرنے کا حکم جاری کیا۔ اس اثناء میں انہیں ربوہ سے میلوں دور جھنگ شہر کی جیل میں رکھا گیا۔ دوبارہ پیش ہونے پر جج نے ضمانت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے مقدمہ کی سماعت کی تاریخ 25 ستمبر مقرر کی، مگر مقررہ تاریخ پر سماعت کو 4/اکتوبر 2006 تک ملتوی کر دی۔ ساٹھ سالہ سلطان احمد ڈوگر صاحب شوگر کے مریض ہیں اور انہیں صبح وشام انسولین لینی پڑتی ہے ڈوگر صاحب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کس جرم کی پاداش میں قید و بند کی صعوبت اٹھا رہے ہیں ان کی صحت ناساز ہے اور اس سراسر جھوٹے اور بلاجواز مقدمہ اور جیل کی مشقت کا ان کے اعصاب پر بہت گہرا اثر نمایاں ہے۔ اگر انہیں خدانخواستہ اس کیس میں مجرم قرار دیا گیا تو انہیں سات سال کی سزا ہو سکتی ہے جبکہ تمام الزامات سراسر جھوٹے ہیں۔

یہ ہے پاکستان میں حقوق انسانی کی صورتحال۔ خود کو لبرل اور روشن خیال کہلانے والی حکومتیں بھی جس راستہ پر چل رہی ہیں وہ اس سے مختلف نہیں جس پر آمروں کی حکومتیں چلتی رہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ پاکستان کے مظلوم اسیران کی رہائی کے معجزانہ طور پر جلد اسباب پیدا فرمائے اور انہیں ہر طرح کی اذیتوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھے۔ انہیں ثبات قدم بخشے اور شریروں سے ان کی حفاظت فرمائے اور فتنہ پرور شریر ملاؤں کو اپنی گرفت میں لیکر انہیں عبرت کا نشان بنادے۔ آمین۔

(رپورٹ آصف محمود باسط)